2025

جنوری تا مارچ

سبت بائبل اسباق

بڑوں کیلیئے

حصّہ اول

یوحنا کی معرفت خوشخبری

محبوب شاگرد یسوع مسیح کا تعارف خدا کے ابدی بیٹے اور پوری

دُنیا کے گناہوں کیلیئے روحانی تریاق کی حیثیت سے کرواتا ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	یوحنا کی معرفت خوشخبری	5
2-	خدا کا برّہ	10
3-	قانا میں ایک شادی	15
4-	یسوع ہیکل میں جاتا ہے	20
5-	یسوع اور نیکُدیمس	26
6-	روح القدس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	31
7-	یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والا	36
8-	یسوع اور سامری عورت	41
9-	ایک مشنری کی پیدائش	47
10-	یسوع اور ایک افسر کا بیٹا	52
11-	یسوع اور بیت حسدا پر مفلوج	57
12-	بیٹے کا اختیار	62
13-	یسوع بھیڑ کو کھانا کھلاتا ہے	67

پیش لفظ

ان سہ ماہیوں میں ہم یوحنا کی معرفت خوشخبری کا مطالعہ کریں گے۔ چوتھی انجیل کا مصنف شاید انکساری کے باعث اپنی شناخت نہیں بتاتا نہ ہی وہ اس کا اشارہ دیتا ہے کہ وہ اُن دو میں سے ایک شاگرد ہے جنھوں نے پہلے مسیح کی پیروی کی۔(یوحنا 37:1) بلکہ وہ ''ایک شاگرد'' ''وہ شاگرد'' کہہ کر اشارہ دیتا ہے۔''وہ شاگرد جس سے وہ پیار کرتا تھا''۔اور''وہ شاگرد جواُن باتوں کی شہادت دیتا ہے''۔(یوحنا15:18; 26:19; 20,23,24:21) دوسرے ممتاز شاگردوں کے ناموں کا تو ذکر ہے لیکن یوحنا کا نام نہیں لیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس انجیل کا مصنف ہے۔

نبوت کی روح کے مطابق چوتھی انجیل کا مصنف یوحنا تھا جسکو مسیح پیار کرتا تھا۔ وہ اُن تین شاگردوں میں سے ایک تھا جنھوں نے پہاڑ پر مسیح کی بدلتی صورت اور گرفتاری سے پہلے باغ میں سخت دُکھ کی گواہی دی۔ اُسکی زندگی ایک شاندار مثال ہے کہ کس طرح خدا کی طاقت 'گرج کے بیٹے' کو مکمل پیار کرنے والے انسان میں بدل سکتا ہے۔

یوحنا، مسیح سے اس طرح چپک گیا جس طرح انگور کی بیل ستون سے۔ مسیح کے جی اُٹھنے کی خبر سُن کر وہ تیزی سے قبر کی طرف گیا اور اپنے جوش میں پطرس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔

یوحنا کی زندگی میں ظاہر ہونے والی بے لوث محبت مسیحی کلیسیا کیلئے نا قابل بیاں اسباق پیش کرتی ہے۔فطری طور پر یوحنا میں وہ محبت نہ تھی جو بعد کے تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے۔فطری طور پر اُس میں سنگین نقائص تھے۔ وہ مغرور، خودمختار ہی نہ تھا بلکہ عزت کا بھی خواہش مند تھا۔اُسے اور اُس کے بھائی کو'گرج کے بیٹے کہا جاتا تھا'۔ بُرا مزاج، انتقام کی خواہش،تنقید کا جذبہ،سب کچھ پیارے شاگرد میں تھا۔لیکن الٰہی استاد نے اُس میں پُر جوش مخلص اور محبت کرنے والے دل کو پہچان لیا۔ مسیح نے اُسکی سرزنش کی اور اُس کے ایمان کو آزمایا اور اُس پر وہ چیز ظاہر کی جس کیلئے اسکی روح ترس رہی تھی یعنی پاکیزگی کی خوبصورتی اور محبت کی بدلتی ہوئی طاقت۔

تمام قدیم حکام کا کہنا ہے کہ یوحنا کی انجیل 90 عیسوی کے قریب افسس میں لکھی گئی۔ شاگرد کو اُبلتے تیل کی دیگ میں ڈالا گیا لیکن وہ معجزانہ طور پر موت سے بچ گیا۔ بعد میں اُسے پتمس کے جزیرے پر جلاوطن کر دیا گیا۔ وہاں اس نے مکاشفہ کی کتاب لکھی۔

مسیح کی روح اس سہ ماہی کے دوران ہمارے مطالعہ میں رہنمائی کرے۔

سبت، جنوری 4, 2025

پہلے سبت کا چندہ پیرا گوائے میں صحت اور تعلیم کے مراکز کیلئے

جمہوریہ پیرا گوائے جنوبی امریکہ کا خشکی سے گھرا ہوا ایک مُلک ہے جس کی سرحدیں ارجنٹینا، بولیویا اور برازیل سے ملتی ہیں۔ کل آبادی 6,100,000 ہے۔ 96.1 کا تعلق مسیحیت سے ہے جن میں 88.3% کیتھولک اور 7.8% دوسرے مسیحی ایمان والے۔ 2.6% بے مذہب اور باقی کا تعلق دوسرے مذاہب سے یا پھر اُنکا کوئی مذہب نہیں۔ معیشت کا بنیادی انحصار زراعت پر ہے خاص طور سے سویا بین کی کاشت پر۔ پچھلے 50 سال سے پیرا گوائے میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صنعت بھی قائم ہے۔

سیونتھ ڈے ایڈونٹیسٹ ریفارم موومنٹ کے ممبران سب سے پہلے یہاں 1940 میں آئے۔ پھر کالپورٹری کی خدمت سے کام میں ترقی ہوئی۔ (1950) اور اسکے بعد میڈیکل مشنری کام کے ذریعے ترقی ہوئی۔ اب ہمارے پاس وفادار ممبران کا بڑا گروہ ہے۔

کئی سالوں سے اس کے دارالخلافہ میں صحت کا مرکز کام کرتا رہا ہے اور خدا کے بقیہ لوگوں کی طرز زندگی سے خوشخبری دی جارہی ہے۔ لیکن خدا کی مدد سے اور ماہرین کی زیرنگرانی صحت کے مرکز کی بھی تجدید کرنے کی اُمید رکھتے ہیں اور دوسری تعلیم میں بھی۔ لیکن اب کام شہر سے باہر بھی ہونا چاہیے اور روحانی حکم کے تحت دیہاتی علاقے میں جانا ضروری ہے تاکہ کام میں وسعت ہو۔ ’’شہروں سے باہر نکلو‘‘ صحت، سکول اور دوسرے دفاتر زیادہ آبادی والے علاقوں سے دور قائم کریں۔

اس نظریہ کے تحت ہم نے دارالخلافہ سے دور 66 کلومیٹر (41 میل) کے فاصلے پر زمین حاصل کی ہے۔ اس پر گرجہ گھر اور پادری صاحب کیلئے رہائش گاہ موجود ہے لیکن یہ ابھی آغاز ہے۔ ہمارا نشان ہے کہ ہم یہاں بین مضامین، صحت کا مرکز، سکول اور ایسی سہولت کا انتظام ہو جس میں صحت مند کھانے کے کاروبار سے خودکفیل بن سکیں۔

ہم دُنیا بھر سے بھائیوں کی مدد کیلئے اپیل کرتے ہیں۔ آپکے تعاون سے ہمیں نئی قوت حاصل ہوگی جس سے ہم منصوبے کے آخری حصہ کی تکمیل کرسکیں گے۔ خدا کے تاکستان میں خوشخبری پھیلانے والوں کو خدا بڑی برکت دے۔

پیرا گوائے سے آپکے بھائی اور بہنیں

سبق نمبر 1 — سبت، جنوری 4، 2025

یوحنا کی معرفت خوشخبری

حفظ کرنے کی آیت: ''اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال''۔ یوحنا 14:1

مسیح ازل سے باپ کے ساتھ تھا اور جب اُس نے انسانی فطرت اپنائی تب بھی وہ خدا کے ساتھ ایک تھا۔

اتوار — دسمبر 29

1- مسیح، باپ کے ساتھ ایک

الف۔ خدا کا کلام مسیح کی جسمانیت سے پہلے کیا کہتا ہے؟ یوحنا 1,2:1

....

ازل سے مسیح باپ کے ساتھ ایک تھا۔ وہ خدا کی شبیہ تھا، اُسکی عظمت کی شبیہ، اُس کے جلال کا جلوہ۔ وہ اسی جلال میں ہماری دُنیا میں آیا۔ وہ گُناہ سے تاریک زمین پر خدا کے پیار کی روشنی ظاہر کرنے آیا تا کہ خدا ہمارے ساتھ رہے۔

مسیح جو کلام ہے، خدا کا اکلوتا، ابدی خدا کے ساتھ ایک تھا، فطرت میں ایک، کردار میں ایک، مقصد میں ایک، واحد، جو خدا کے مقاصد اور مشوروں میں شریک ہو سکتا تھا۔

ب۔ خدا اور فرشتے مسیح کی کس طرح عزت کرتے تھے؟ زبور 6:45؛ یسعیاہ 6:9؛ عبرانیوں 1:8-3,6

....

فرشتے خدا کے خدمتگار ہیں جو اُس کی حضوری کی روشنی سے منور ہوتے ہیں اور بڑی تیزی سے اُس کی مرضی کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور بیٹا جو خدا کی طرف سے مسح کیا گیا ہے، اُس کی شبیہ کا اظہار، اُس کے جلال کی چمک جو اُس کے کلام کی طاقت سے سب چیزوں کو برقرار رکھتا ہے اور اُسکی سب پر بالادستی ہے۔

2- تخلیق کا عمل

الف۔سب چیزیں کس نے پیدا کیں؟ یوحنا 3,10:1; کلسیوں 1:17-15; عبرانیوں 2:1

....

....

مسیح نے آسمانوں کو پھیلایا اور زمین کی بنیاد رکھی۔اُس نے دُنیاؤں کو خلا میں لٹکایا۔اُس نے کھیتوں میں پھول اُگائے۔اُسکی طاقت نے پہاڑوں کو قائم کیا۔سمندر اُس کا ہے اور اُس نے اُسے بنایا۔اُس نے زمین کو خوبصورتی سے بھرا اور ہوا کو گیتوں سے۔اُس نے تمام چیزوں میں زمین، ہوا اور آسمان میں باپ کے پیار کا پیغام لکھا۔

ب۔دُنیاؤں اور کائنات کو کس طرح خلق کیا گیا؟ زبور 6,9:33; 104:6-1

....

....

خدا نے کہا اور اُس کے الفاظ سے دنیا پیدا ہوگئی۔خدا کی تخلیق اُسے فوری خوشی دینے کا ایک ذخیرہ ہے۔

جب خالق نے زمین کو بنایا تو وہ انتہا درجہ کی خوبصورت تھی۔اُسکی سطح پر طرح طرح کے پہاڑ اور میدان تھے اور گوناگوں دریا اور خوبصورت جھیلیں بکھری ہوئی تھیں۔لیکن پہاڑ آجکل کی طرح ناہموار نہ تھے اور نہ اُنکی خوفناک ڈھلانیں تھیں نہ ہی خوفناک غاریں تھیں۔زمین پھلوں سے بھری تھی اور ہر طرف دلکش سبزہ تھا۔نفرت انگیز دلدلیں نہ تھیں اور نہ ہی بنجر بیابان۔ہر موڑ پر چھوٹے درخت اور نازک پھول دکھائی دیتے تھے۔اونچی جگہوں پر آج کی بہ نسبت زیادہ بڑے درخت تھے۔ہوا بدبو سے پاک تھی، صاف اور صحت بخش تھی۔پورا منظر کسی کی نہایت سجی ہوئی جگہ سے سبقت لے رہا تھا۔فرشتوں کے لشکر نے منظر کو دیکھ کر بڑی خوشی محسوس کی اور خدا کے عجیب کاموں کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے تھے۔

تخلیق کے لگاتار دنوں میں مُقدس ریکارڈ بتاتا ہے کہ آنے والے دنوں کی طرح اس میں شام اور صبح ہوتی تھی۔ہر دن کے خاتمے پر خالق کے کام کا نتیجہ دیا گیا ہے۔

3- کائنات کی روشنی

الف۔ پوری زندگی اور روشنی کا موجد کون ہے اور اس سے ہمیں کس طرح فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

یوحنا 1:9-4; اعمال 28:17

....

وہ مسیح ہی تھا جس نے تمام زمانوں میں خدا کا کلام انسانوں تک پہنچایا۔ مسیح نُور ہے جو ہر آدمی کو روشن کرتا ہے۔ مسیح کے ذریعے ہر انسان میں زندگی ہے اور اُس کے ذریعے ہر کوئی روحانی روشنی کی کرنیں بھی حاصل کرتا ہے۔

خدا کی طاقت اب بھی اپنی تخلیق کی چیزوں کو تھامتی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ یہ مشینی ساخت کی طرح ہے کہ ایک دفعہ چلا دو تو پھر اپنی جمع شدہ طاقت سے نبض کو چلاتی ہے اور پھر سانس چلتی ہے۔ ہر سانس اور دل کی ہر دھڑکن ایک ثبوت ہے کہ ہماری حفاظت اُس کے ذریعے ہے جس میں ہم زندہ ہیں اور چلتے پھرتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے کیڑے سے لیکر انسان تک ہر زندہ مخلوق کا ہر روز اُس کی نگہبانی پر انحصار ہے۔

زبردست طاقت جو فطرت کے ذریعے کام کرتی ہے اور تمام چیزوں کو قائم رکھتی ہے۔ کئی ایک سائنس پر اعتماد کرنے والے سوچتے ہیں کہ یہ ایک اصول ہے جو طاقت کو بھڑکا دیتی ہے۔ خدا روح ہے اور پھر بھی ایک شخصیت ہے جس کا اظہار اُس نے بیٹے میں کیا ہے۔

ب۔ مسیح اپنے بارے کیا کہتا ہے؟ یوحنا 5:9; 12:8; 19:3; 46:12

....

ان الفاظ میں ''میں دُنیا کا نُور رہوں'' مسیح نے اپنے آپکو مسیحا کہا ہے۔ بزرگ شمعون نے مسیح کے بارے کہا کہ وہ ایک نور ہے جو غیر قوموں کو روشنی بخشتا ہے اور اسرائیل تیری اُمت کا جلال بنے۔ (لُوقا 32:2) ان الفاظ میں وہ ایک پیشگوئی کا اطلاق اپنے اوپر کر رہا تھا جس سے سب اسرائیل واقف تھے۔ یسعیاہ نبی روح القدس کی معرفت کہتا ہے، ''یہ تو ہلکی سی بات ہے کہ تو یعقوب کے قبائل کو برپا کرنے اور محفوظ اسرائیلیوں کو واپس لانے کیلئے میرا خادم ہو بلکہ میں تجھ کو قوموں کیلئے نور بناؤں گا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے''۔ (یسعیاہ 6:49) اس پیشگوئی کو سمجھا گیا کہ مسیحا نے کی ہے لیکن جب مسیح نے کہا 'میں دنیا کا نور ہوں' تو لوگ یہ پہچاننے میں ناکام نہ رہے کہ یہ اُس کیلئے ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

4- خدا ہمارے ساتھ

الف۔ مسیح کے نام کے بارے یسعیاہ نے کیا پیشگوئی کی تھی؟ یسعیاہ 14:7
یہ پیشگوئی کب پوری ہوئی؟ متی 22,23:1

....

چونکہ مسیح ہمارے ساتھ رہتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمارے دُکھوں میں ہم سے ہمدردی کرتا ہے۔ آدم کے ہر بیٹے اور بیٹی کو سمجھنا چاہیے کہ ہمارا خالق گنہگاروں کا دوست ہے۔ اس لئے کہ فضل کے ہر علم میں، خوشی کے ہر وعدے میں، پیار کے ہر فعل میں اور نجات دہندہ کی اس زمین پر زندگی کی الٰہی دلکشی سے ثابت ہوتا ہے کہ 'خدا ہمارے ساتھ ہے'۔

ب۔ ہماری گری ہوئی حالت تک پہنچنے کیلئے مسیح نے کیا کیا؟ یوحنا 14:1؛ فلپیوں 5-8:2 عبرانیوں 14-18:2

....

تا کہ ہم اُسکی الٰہی فطرت سے، کردار اور زندگی سے واقف ہو جائیں، مسیح نے ہماری فطرت اپنائی اور ہمارے درمیان رہا۔ الوہیت، انسانیت میں ظاہر ہوئی، نادیدنی جلوہ دیدنی انسانی شکل میں۔ انسان نے انجان سے واقف کار سے سیکھا، آسمانی چیزیں زمینی چیزوں کے ذریعے ظاہر ہوئیں، خدا انسان کی شبیہ سے ظاہر ہوا۔

ابنِ خدا ہر قدم پر بدنام کیا گیا۔ بپتسمہ کے بعد اُسے روح بیابان میں لے گیا اور چالیس دن تک آزمائش کا دُکھ سہا۔ اگر وہ ہماری فطرت کا شراکت دار نہ ہوتا تو وہ انسان کی طرح آزمایا نہ جاتا۔ اگر وہ آزمائش کو برداشت نہ کر سکتا تو ہمارا مددگار نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسیح انسان کی خاطر انسان کی طرح جنگیں لڑنے آیا۔ اُسکی آزمائش اور فتح ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم اُسی نمونہ پر چلیں اور الٰہی فطرت کا حصہ بنیں۔ یہ شدید نظم وضبط تھا جسکا زندگی کے شہزادے نے سامنا کیا۔ اُس نے اپنی طاقت کا پیمانہ شیطان کی طاقت سے کیا جسے آسمان سے نکال دیا گیا۔ اُس نے اُس کے خلاف دیوانہ وار جنگ کی جس کے خلاف آسمان پر اُسے حسد تھا۔ یہ کیا جنگ تھی! کوئی زبان اسے بیان نہیں کر سکتی۔ لیکن مستقبل قریب میں وہ اُسے سمجھ پائیں گے۔ جو برّہ کے خون سے فتح یاب ہوئے۔

جمعرات					جنوری 2

5- جسمانیت کا مقصد

الف۔ مسیح انسانیت کیلیئے کیا کرنے آیا؟ یوحنا 16,17:3; 12:1; لُوقا 10:19

....

مسیح کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو ہمارا حق تھا تا کہ ہمارے ساتھ وہ سلوک ہو جو اُس کا حق ہے۔ ہمارے گناہوں کی خاطر اُس پر ملامت ہوئی جن میں اُسکا کوئی حصہ نہ تھا۔ تا کہ ہم اُسکی راستبازی سے پاک ہوں۔اُس نے ہماری موت کا دُکھ اُٹھایا تا کہ وہ زندگی حاصل کریں جو اُسکی تھی۔ اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفا پاتے ہیں۔

ب۔ مسیح کی قربانی سے ہم کیسے بحال کیئے جاتے ہیں؟ گلتیوں 5-7:4; عبرانیوں 10:2

....

مسیح نے مکمل قربانی دی، ایک ایسی قربانی جو آدم کے ہر بیٹے اور بیٹی کو بچانے کیلیئے کافی تھی لیکن اُن کیلیئے جو خدا سے اُسکی شریعت کی نافرمانی کرنے کیلیئے توبہ کریں اور یسوع مسیح پر ایمان کا اظہار کریں۔ مسیح ہماری نجات کا کپتان ہے اور اُس نے اپنے دُکھوں اور اپنی قربانی سے اپنے پیروکاروں کو مثال دی ہے کہ اگر وہ اپنے اندر کے پیار کا اظہار کرنا چاہیں تو اُن کیلیئے دُعاؤں اور مسلسل کوششوں کی بہت ضرورت ہے۔

خدا اپنے فرمانبردار بچوں سے پیار کرتا ہے۔اُس نے ایک بادشاہت تیار کر رکھی ہے، اپنے نافرمان لوگوں کیلیئے نہیں بلکہ اپنے اُن بچوں کیلیئے جن کی گناہ آلودہ دنیا میں آزمائش کی گئی ہے۔ فرمانبردار بچے ہونے کے باعث ہمارا استحقاق ہے کہ خدا کے ساتھ رشتہ رکھیں۔ وہ کہتا ہے، 'اگر تم بچے ہو تو ابدی اور غیر فانی ورثہ کے وارث بھی ہو'۔ مسیح اور اُس کے لوگ ایک ہیں۔

جمعہ					جنوری 3

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- ازل سے مسیح نے کونسی فطرت اپنائی ہے؟
2- آسمانوں اور زمین کی بنیادوں کو کس نے پھیلایا؟
3- سچی روشنی کس سے صادر ہوتی ہے؟
4- یسعیاہ 14:7 میں مسیح کو کیا کہا گیا ہے؟
5- ہماری انسانی فطرت پہن کر مسیح کیا بن گیا؟

خدا کا برّہ

حفظ کرنے کی آیت: ''وہ ستایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اور مُنہ نہ کھولا۔جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کُترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے''۔یسعیاہ 7:53

توبہ کرنے والا گنہگار اپنی آنکھیں خدا کے برّہ پر لگائے جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔

اتوار جنوری 5

1- یوحنا بپتسمہ دینے والے کی گواہی

الف۔یوحنا بپتسمہ دینے والے نے مسیح کے متعلق کیا کہا؟ یوحنا 15-18:1

....

ب۔یوحنا نے مذہبی رہنماؤں کو اپنی شناخت کیسے کروائی؟ یوحنا 19-23:1 اُس سے کونسی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہمیں اُس کے ساتھ اپنا تعلق کیسے بنانا ہوگا؟ یسعیاہ 3-5:40

....

اس دُنیا کی تاریخ کے ہر مرحلہ پر خدا نے اپنا کام جاری رکھنے کیلئے وسیلے بنائے ہیں تا کہ کام مقررہ وقت پر ہو جائے۔یوحنا بپتسمہ دینے والے کیلئے ایک خاص کام تھا جس کیلئے وہ پیدا ہوا اور جس کے ذمہ خدا کی راہ تیار کرنے کا کام تھا۔

اُسکی بیابان کی خدمت سے پیشگوئی مؤثر اور لفظی طور پر پوری ہوئی۔

خدا نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو اپنا پیغام دیا۔کیا وہ مذہبی رہنماؤں اور حکمرانوں کے پاس گیا تا کہ پوچھے کہ وہ یہ پیغام دے سکتا ہے یا نہیں؟ بالکل نہیں،خدا نے اُسے اُن سے دور رکھا تا کہ اُن کا اثر اُس پر نہ ہو،نہ اُنکی شخصیت کا اور نہ ہی اُنکی تعلیمات کا۔وہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز تھا۔ (یسعیاہ 3-5:40) یہی وہ پیغام ہے جو ہمیں اپنے لوگوں کو بھی دینا ہے۔ہم وقت کے خاتمے کے قریب ہیں،اور پیغام یہ ہے،خدا کیلئے شاہراہ ہموار کرو۔پتھروں کو جمع کرو،لوگوں کیلئے ایک معیار قائم کرو۔لوگوں کو جگانا ہوگا۔اب امن ہے پکارنے کا وقت نہیں۔

2- قربانی کا ایک مقصد

الف۔ جب مسیح یوحنا کے پاس بپتسمہ لینے آیا تو یوحنا نے اُسے کیسے پہچانا اور لوگوں کے سامنے اُس کے مقصد کو کیسے بیان کیا؟ یوحنا 29,34 اس سے کونسی پیشگوئی پوری ہوئی؟ یسعیاہ 53:7-4

....

جس طرح مسیح شروع میں دُنیا کیلئے نجات دہندہ تھا آج بھی ہے۔ روحانی سے انسانی لباس پہننے سے پہلے وہ زمین پر آیا۔ خوشخبری کا پیغام آدم، سیت، حنوک، متوسلح اور نوح کے ذریعے دیا گیا۔ ابرہام نے کنعان میں اور لُوط نے سدوم میں پیغام دیا۔ پشت سے پشت تک وفادار پیغام رسانوں نے آنے والے کا اعلان کیا۔ یہودیوں کی معیشت کا طریق کار خود مسیح نے بتایا۔ اُنکے نذرانوں کی قربانیوں کی بنیاد وہ تھا اور اُنکی مذہبی عبادات کا عکس بھی۔ قربانیوں کا خون خدا کے برّہ کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ علامتی چڑھاوے اُس میں مکمل ہوئے۔

ب۔ یوحنا نے مسیح کا تعارف اپنے شاگردوں سے کیسے کروایا؟ یوحنا 35,36:1 اُس کے الفاظ کا اُن پر کیا اثر ہوا اور پھر اُسکی اپنی زندگی میں کیا ہوا؟ یوحنا 37:1

....

مسیح کے بپتسمہ کے دوسرے دن جب دو شاگرد نزدیک کھڑے تھے یوحنا نے مسیح کو لوگوں کے بیچ کھڑے دیکھا۔ نبی کا چہرہ غائبانہ جلال سے منور ہو گیا اور اُس نے کہا، دیکھو خدا کا برّہ! الفاظ نے شاگردوں کے دلوں میں سنسنی پیدا کر دی۔ وہ پوری طرح اُنہیں سمجھ نہ سکے۔ یوحنا نے جو اُسے نام دیا اُس کا کیا مطلب تھا 'خدا کا برّہ' یوحنا نے خود بھی اُس کی تشریح نہ کی، وہ مسیح کو ڈھونڈنے چلے گئے۔

یوحنا نے شاگردوں کو بتایا کہ مسیح ہی مسیحا تھا جس کا وعدہ کیا گیا تھا، دُنیا کا نجات دہندہ۔ جب اُس کا کام ختم ہونے کے قریب تھا اُس نے شاگردوں سے کہا کہ مسیح کی پیروی بطور عظیم معلم کریں۔ یوحنا کی زندگی غمگین اور خود انکاری کی تھی۔ اُس نے مسیح کی پہلی آمد کی خوشخبری دی لیکن اُسے اُسکے معجزات دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ جب مسیح اپنے آپکو بطور معلم قائم کرے گا یوحنا جانتا تھا کہ وہ مر چکا ہو گا۔ اُسکی آواز بیابان کے علاوہ کہیں نہ سُنی گئی۔ وہ اکیلا تھا۔ وہ اپنے باپ کے خاندان میں کبھی شریک نہ ہوا اور اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے اُنہیں چھوڑ دیا۔

3- مسیح کے پہلے شاگرد

الف۔مسیح کے پہلے شاگرد کون تھے؟ متی 18,21:4 اُنہوں نے مسیح میں اپنی کونسی دلچسپی کا اظہار کیا اور اُس کے ساتھ اُنکی پہلی ملاقات کتنی لمبی تھی؟ یوحنا 38,39:1

....

مسیح کے پہلے دو شاگردوں میں ایک اندریاس اور اُس کا بھائی شمعون تھا۔ایک اور یوحنا تھا۔یہ مسیح کے پہلے شاگرد تھے۔وہ مسیح کی ناقابلِ مزاحمت کی قوت سے متاثر ہوکر مسیح کے پیچھے ہولئے۔اُس کے ساتھ بات کرنے کیلئے بےقرار لیکن پھر بھی خوفزدہ اور خاموش رہے۔اس اہم خیال کی اہمیت میں وہ گم تھے،'کیا یہی مسیحا ہے؟'

مسیح کو علم تھا کہ شاگرد اُس کی پیروی کر رہے تھے۔وہ اُس کی خدمت کا پہلا پھل تھے۔مسیح بھی خوش تھا پھر بھی اُس نے پوچھا'تم کیا ڈھونڈتے ہو؟ وہ چاہتا تھا کہ یا وہ اُس کی پیروی سے ہٹ جائیں یا اپنی خواہش کا اظہار کریں۔

ایک مقصد سے وہ آگاہ تھے۔ایک قُربت نے اُنکی سوچ کو اجاگر کیا۔اُنہوں نے کہا 'ربّی' تو کہاں رہتا ہے؟ سڑک کے کنارے ایک مختصر ملاقات کے ذریعے اُنہیں وہ کچھ نہیں مل سکتا تھا جسکی اُنہوں نے خواہش کی تھی۔اُنکی خواہش تھی کہ وہ اکیلے میں مسیح کے قدموں میں بیٹھ کر اُس کی باتیں سُنیں۔

اگر یوحنا اور اندریاس میں مذہبی رہنماؤں اور حکمرانوں کا یقین نہ کرنے والی صفت نہ ہوتی تو کبھی بھی مسیح کے قدموں میں بیٹھ کر سیکھ نہ پاتے۔وہ اُس کی باتیں سُن کر نکتہ چینی کرتے۔اسی طرح کئی قیمتی مواقعوں کیلئے دروازہ بند کر لیتے ہیں۔لیکن ان پہلے شاگردوں نے ایسے نہ کیا۔اُنہوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کو روح القدس کے ذریعے سُنا اور اب آسمانی اُستاد کو۔اُن کیلئے مسیح کے الفاظ تازگی،سچائی اور خوبصورتی سے بھرے تھے۔پُرانے عہدنامہ کی تعلیمات پر بھی الٰہی نور چمکا۔

ب۔مسیح کو ملنے کے بعد پہلے شاگردوں نے کیا کیا؟ یوحنا 41,42:1

....

اندریاس نے دل کی خوشی کا اظہار کرنا چاہا۔اپنے بھائی شمعون کو تلاش کر کے چلایا'ہمیں مسیحا مل گیا ہے۔'شمعون نے ایک منٹ کیلئے بھی انتظار نہ کیا۔اُس نے بھی یوحنا بپتسمہ دینے والے کی تبلیغ سن رکھی تھی،اُس نے نجات دہندہ کے پاس جانے کی جلدی کی۔

4- حسد کا تجزیہ

الف۔ جب مسیح نے اگلے شاگرد کو دعوت دی کہ اُسکی پیروی کرے تو کیا ہوا؟ یوحنا 1:45-43

....

فلپس نے حکم کی تعمیل کی اور فوری مسیح کا کارکن بن گیا۔ فلپس نے نتن ایل کو بلایا۔

ب۔ جس طرح مسیح نے نتن ایل کی ہچکچاہٹ کو دور کیا اُس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟ یوحنا 1:49-46

....

نتن ایل مسیح کو دیکھ کر مایوس ہوا۔ کیا یہ آدمی جس پر محنت اور غربت کے آثار نظر آتے ہیں مسیحا ہوسکتا ہے؟ پھر بھی نتن ایل مسیح کو رد کرنے کا فیصلہ نہ کرسکا کیونکہ یوحنا کے پیغام نے اُسے قائل کر لیا تھا۔

جب فلپس نے اُسے بلایا تو نتن ایل ایک مجمع سے الگ ہو چکا تھا اور یوحنا کی مسیحا کے بارے پیشگوئیوں کے اعلان پر سوچ بچار کر رہا تھا۔ اُس نے دُعا کی کہ جس کا یوحنا نے اعلان کیا ہے کاش وہی نجات دہندہ ہو۔ اُسے بتایا گیا ہوگا اور روح القدس نے اُس کی رہنمائی کی اس یقین دہانی کے ساتھ کہ خدا نے اپنے لوگوں کیلئے نجات کا سینگ کھڑا کیا ہے۔

یسوع نے جواب میں کہا اس سے پہلے کہ فلپس نے تجھے بلایا جب تو انجیر کے درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا۔

یہی کافی تھا۔ الٰہی روح جس نے نتن ایل کو گواہی دی تھی جب وہ انجیر کے درخت کے نیچے اکیلا دُعا کر رہا تھا اب مسیح کے الفاظ میں اُس سے بات کی۔ گو شک میں اور کچھ حسد کی وجہ سے نتن ایل مسیح کے پاس ایمانداری کی خواہش سے سچائی کیلئے آیا۔ اب اُسکی خواہش پوری ہوگئی۔

اگر نتن ایل ربیّوں کی بات مانتا تو کبھی یسوع سے نہ مل پاتا۔ خود دیکھ کر اور جان کر وہ ایک شاگرد بن گیا۔ آج بھی بہت ہیں جنکو حسد نیکی سے روک رکھتا ہے۔ کتنا فرق ہوگا اگر وہ آئیں اور دیکھیں۔

انسانی اختیار کی رہنمائی پر اعتبار کر کے کوئی بھی سچائی کے بچانے والے علم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نتن ایل کی طرح ہمیں خدا کے کلام کا خود مطالعہ کرنا ہے اور روح القدس کی روشنی کیلئے دُعا کرنی چاہیے۔ جس نے نتن ایل کو انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا وہ ہمیں دُعا کی پوشیدہ جگہ پر دیکھے گا۔ فرشتے روشنی کی دُنیا سے اُن کے نزدیک ہوتے ہیں جو حلیمی سے الٰہی رہنمائی تلاش کرتے ہیں۔

5- ایک کُھلا آسمان

الف۔ مسیح نے نتن ایل سے کیا وعدہ کیا اور کیوں؟ یوحنا 50,51:1

....

مسیح فی الواقع کہتا ہے، یردن کے کنارے آسمان کھلے تھے اور روح مجھ پر کبوتر کی مانند اُترا۔ یہ منظر نشانی تھا کہ میں ابنِ خدا ہوں۔ اگر تم مجھ پر ایمان رکھتے ہو تو دیکھو گے کہ آسمان کھلے ہیں اور کبھی بند نہ ہونگے۔ میں نے اُنہیں تمہارے لئے کھول دیئے ہیں۔ خدا کے فرشتے دُکھی اور ضرورت مند لوگوں کی دُعائیں لیکر اوپر باپ کے پاس جاتے ہیں اور بنی نوع انسان کیلئے برکت، اُمید، ہمت، مدد اور زندگی لے کر نیچے اُترتے ہیں۔

ب۔ مسیح کو قبول کر لینے سے کیا ہوتا ہے؟ یوحنا 14:4; مکاشفہ 17:22

....

جب کوئی سچائی کو پیار سے حاصل کر لیتا ہے، وہ اُسے اپنے یقین اور اپنی آواز کے لہجے کے مطابق ظاہر کرے گا۔ وہ وہی کچھ بتائے گا جو اُس نے سُنا ہے، دیکھا ہے اور زندگی کے کلام کے مطابق بیان کرے گا تا کہ مسیح کے علم کے ذریعے دوسرے بھی اس میں شریک ہو سکیں۔ اُسکی شہادت ایسے ہونٹوں سے ہو جسے مذبح کے جلتے کوئلہ نے چھوا ہو اور کردار کی تقدیس کرنے کا کام کرے۔

ہماری مدد کے بغیر ہی خدا گنہگاروں کو بچانے کیلئے پہنچ سکتا تھا لیکن ہم مسیح جیسا کردار بنائیں اور اُس کے کام میں حصہ دار ہوں۔ اُسکی خوشی میں شریک ہونے کیلئے، اور اُس کی قربانی سے بچائے گئے لوگوں کی خوشی کیلئے ہمیں نجات کے کام میں اُسکی محنت کے ساتھ شریک ہونا چاہیے۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بیابان میں کیوں بلایا گیا؟

2- ہمیں یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرزِ زندگی کو اپنے اوپر کیسے لاگو کرنا چاہیے؟

3- ہمیں یوحنا اور اندریاس کی مسیح سے ملاقات سے کیا سیکھنا چاہیے؟

4- نتن ایل کے ابتدائی اعلان سے کس طرح تحریک حاصل ہونی چاہیے؟

5- یہ کس طرح ظاہر ہو گا کہ میرا ایمان مسیح پر سچا ہے یا نہیں؟

قانا میں شادی

حفظ کرنے کی آیت: ’’جو کچھ یہ تم سے کہے کرو‘‘۔ یوحنا 5:2 (آخری حصہ)
مسیح نے اصلاح کا کام انسانیت سے ہمدردی کر کے شروع کیا۔

اتوار جنوری 12

1- مسیح کی خدمت کا آغاز

الف۔مسیح نے اپنی زمینی خدمت کا آغاز کہاں سے کیا؟ یوحنا 1,2:1

....

مسیح نے اپنی خدمت کا آغاز یروشلیم میں سینہیڈرن کے سامنے کسی بڑے کام سے نہیں کیا تھا۔گلیل کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جہاں ایک خاندان اکٹھا تھا،شادی کی ایک دعوت کی خوشی کو دوبالا کرنے کیلئے اُس کی طاقت کو استعمال کیا گیا۔اُس نے لوگوں سے ہمدردی کا اظہار کیا اور اُنکی خوشی کیلئے خدمت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ بیابان میں آزمائش کے وقت اُس نے خود رنج کا پیالہ پیا۔وہ انسان کو برکت کا پیالہ دینے آیا۔اُس کی برکت اور سلامتی کی دُعا سے انسانی زندگی کے تعلقات میں احترام پیدا ہوا۔

ب۔شادی ختم ہونے سے بہت پہلے کیا ہوا؟ یوحنا 3:2

....

مُقدسہ مریم کی خواہش تھی کہ وہ لوگوں میں ثابت کرے کہ مسیح فی الواقع خدا کی طرف سے تھا اور اُس نے اُسے عزت بخشی۔ وہ اُمید رکھتی تھی کہ وہ اُن کے سامنے ایک معجزہ دکھائے۔

پرانے وقت کا رواج تھا کہ شادی کی تقریبات کئی دن تک جاری رہتی تھیں۔ اس موقع پر شادی کی تقریب ختم ہونے سے پہلے مَے کی کمی ہوگئی۔ یہ اُلجھن اور بے عزتی کا سبب بن گئی۔ دستور تھا کہ ایسے مواقعوں پر مَے تقسیم کی جائے ورنہ اس کے بغیر مہمان نوازی میں کمی رہ جاتی تھی۔

2- مسیح اور اُسکی ماں

الف۔ مسیح کی ماں نے کیا کہا اور اُس کا جواب کیا تھا؟ یوحنا 3,4:2

....

یہ جواب ناشائستہ نہیں تھا جیسا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے سرد مہری اور بے ادبی کا مظاہرہ نہ تھا۔ نجات دہندہ نے ماں کو مشرقی انداز میں جواب دیا۔ یہ ادب کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مسیح کی زمینی زندگی کا ہر فعل اُس حکم کے مطابق تھا جو اُس نے خود دیا۔ ''اپنے باپ اور ماں کی عزت کر''۔ (خروج 12:20) صلیب پر، اپنی ماں کیلئے آخری نرمی کے فعل سے ماں کو جواب دیا بالکل اِسی طرح۔ اُس نے ماں کو اپنے اس شاگرد کے حوالے کیا جس سے وہ سب سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ شادی کی دعوت پر اور صلیب دیئے جانے کے موقع پر جس لہجہ سے پیار کا اظہار ہوا وہ اُس کے الفاظ کی ترجمانی کرتا تھا۔

ب۔ مسیح نے نوکروں سے کیا کہا اور ان الفاظ کا اطلاق آج ہم پر کیسے ہوتا ہے؟ یوحنا 5:2

....

مسیح کے پیروکاروں کو سچائی کے اشتہار میں زیادہ طاقتور ہونا چاہیے کیونکہ وہ ایمان اور بھائیوں کے پیار میں بہت نزدیک ہیں۔ خدا نے نازک اوقات میں الٰہی مدد مہیا کی ہے جس کی برابری انسانی وسائل نہیں کر سکتے۔ وہ ہر مشکل وقت میں روح القدس کی مدد عطا کرتا ہے تاکہ ہم اپنی اُمید میں مضبوط ہو جائیں اور ہمارے ذہن اور دل پاکیزہ بن جائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اُسکے منصوبوں کی تکمیل کیلئے کافی سہولیات مہیا کی جائیں۔ خدا سے صلاح لو۔ پورے دل سے اُس کی تلاش کرو اور جو کچھ وہ تم سے کہے وہ کرو۔ یوحنا 5:2

ج۔ مسیح نے شادی کے موقع پر نوکروں سے کیا کرنے کو کہا؟ یوحنا 2:8-6

....

دروازے کے پاس مٹی سے بنے پانی کے چھ مٹکے پڑے ہوئے تھے۔ مسیح نے اُنہیں پانی سے بھرنے کو کہا۔ ایسا کیا گیا۔ چونکہ مَے درکار تھی، اُس نے کہا اب نکالو اور میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔ اُن مٹکوں میں پانی کی بجائے مَے تھی۔

3- مسیح کی مَے

الف ۔ جب مَے تقسیم کی گئی تو میرِ مجلس نے کیا کہا؟ یوحنا 9,10:2

....

نہ تو میرِ مجلس کو اور نہ مہمانوں کو علم ہوا کہ مَے کم ہو گئی تھی ۔ نوکر جو مَے لائے اُسے چکھنے پر میرِ مجلس نے کہا جو پہلے پی گئی تھی یہ اُس سے بہتر ہے اور یہ اُس سے فرق ہے جو دعوت کے شروع میں دی گئی تھی ۔

ب ۔ مسیح نے کس قسم کی مَے مہیا کی؟ یسعیاہ 8:65

....

جو مَے مسیح نے دعوت میں مہیا کی اور جو اُس نے شاگردوں کو بطور اپنے خون کی علامت دی وہ انگوروں کا خالص رس تھا ۔ اس کے متعلق یسعیاہ نبی نے کہا جس طرح شیرہ خوشۂ انگور میں' موجود ہے' اسے خراب نہ کر کیونکہ اس میں برکت ہے ۔ یسعیاہ 8:65
بے خمیر مَے جو اُس نے شادی کے مہمانوں کیلئے مہیا کی وہ بے خمیری تھی، صحت بخش اور تازہ تھی ۔ اس کا اثر صحت مند بھوک کیلئے مزہ پیدا کرتا تھا ۔

ج ۔ خمیری مَے کے بارے پاک کلام کیا کہتا ہے؟ امثال 1:20; 23:35-29

....

مسیح نے پرانے عہد نامہ میں اسرائیل کو آگاہ کیا تھا ۔ "مَے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے اور جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں ۔ (امثال 1:20) اور اُس نے خود ایسا کوئی مشروب مہیا نہ کیا ۔ شیطان آدمیوں کو نفس پرستی سے آزماتا ہے جو روحانی خیالات کو سُن کر دے ۔ مسیح سکھاتا ہے کہ ادنیٰ کو بھی اطاعت کرنا سکھایا جائے ۔ اُس کی ساری زندگی خود انکاری کی تھی ۔ بھوک کی طاقت کو ختم کرنے کیلئے اُس نے ہماری خاطر مشکل ترین آزمائش برداشت کی جو انسان برداشت کر سکتا ہو ۔ وہ مسیح ہی تھا جس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ہدایت کی کہ وہ کبھی نشہ آور چیز یا شراب نہ پیئے ۔ اُس نے منوحہ کی بیوی کو نصیحت کی کہ وہ ایسی چیز سے پرہیز کرے ۔ اُس نے اُس آدمی پر لعنت بھیجی جو اپنے پڑوسی کے ہونٹوں سے بوتل لگائے ۔ مسیح نے اپنی تعلیم کی کبھی تردید نہ کی ۔

4- مسیح کی مجلسی ہجوم کی مثال

الف۔شادی کی دعوت میں مسیح کی موجودگی اوراُس کے معجزہ سے کونسے مقاصد حاصل کئے گئے؟ یوحنا 11:2

....

مسیح سب کچھ جانتا تھا۔ وہ صدیوں سے ہمارے وقت تک کے معاشرے کی حالت دیکھنا چاہتا تھا۔اُس نے دیکھا کہ لاکھوں لوگ شراب نوشی اور تیز مشروب سے مر رہے تھے۔لوگ اُسی حالت میں آرہے تھے جوطوفان سے پہلے کی تھی۔لیکن آسمان سے خطرے کا ایک اشارہ دیا گیا تاکہ ہم محفوظ رہ سکیں۔اُس نے ہمیں پرہیزگاری کی مثالیں اور ہدایات دی ہیں۔

ب۔تازگی کے رویہ کے بارے بتائیں اور مسیح نے اپنی پوری خدمت کے دوران اس کی کیسی مثالیں دیں؟ متی 29:11

....

مسیح نے اصلاح کا کام انسانیت سے گاڑھی ہمدردی سے کیا۔اُس نے خدا کی شریعت کی انتہا درجہ تعظیم کی اور فریسیوں کی نمائشی راستبازی پر ملامت کی،لوگوں کو حماقت پر مبنی اُصولوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی ۔اُس نے معاشرے میں اُس تقسیم کو ختم کرنے کی کوشش کی جس نے معاشرے میں جدائی ڈال رکھی تھی تاکہ وہ انسانوں کو ایک خاندان کے بچے بنادے۔شادی میں اس کی حاضری اس جانب ایک قدم تھا۔

مسیح نے ہر قسم کی نازبرداری کو ثابت کیا پھر بھی وہ اپنی فطرت میں ملنسار تھا۔وہ تمام رُتبوں (جماعتوں) کی مہمان نوازی کو قبول کرلیتا،امیروں اور غریبوں کے گھروں میں جاتا،تعلیم یافتہ اور جاہلوں کے گھروں میں تاکہ روحانی اور ابدی چیزوں کی طرف اُنکے خیالات کو بلند کرے۔اُس نے عیاشی کا کوئی حکم نامہ نہ دیا اور اُس میں کوئی اُوچھاپن نہ تھا جس سے اُس کے کردار کو ضرر پہنچتا۔پھر بھی اُسے شرعی مناظر سے خوشی حاصل ہوتی ۔اُسکی حاضری نے معاشرتی اجتماع کو جائز قرار دیا۔ایک یہودی شادی ایک موثر موقع تھا اور اُس کی رونق ابنِ آدم کیلئے ناخوشی کا سبب نہ تھی۔اس دعوت میں شریک ہوکر شادی کو ایک روحانی ادارے کی طرح عزت دی۔

5- صحت مند سماجی ملاپ

الف۔ہمیں مسیح کی مثال سے کیا سیکھنا چاہیے جو اُسے اپنے وقت کے مذہبی حکمرانوں سے فرق بناتا ہے؟ امثال 24:18

....

مسیح کی خدمت اور یہودی بزرگوں کی خدمت میں ممتاز فرق تھا۔اُنکی روایات اور رسموں نے قول اور فعل کی آزادی کو برباد کر دیا تھا۔وہ مسلسل ناپاکی کے خوف میں رہتے تھے۔ناپاک لوگوں کے تعلق کو نظر انداز کرنے کیلئے وہ نہ صرف غیر قوموں سے دور رہتے تھے بلکہ اپنے لوگوں کی اکثریت سے بھی تاکہ نہ اُنہیں فائدہ دیں اور نہ اُن سے دوستی ہی ہو۔ان وجوہات کی بنا پر اُنہوں نے اپنی زندگیوں کا مدار تنگ کر رکھا تھا۔اُنکی مثال نے خودستائشی کی حوصلہ افزائی کی اور لوگوں کے فرقوں میں عدم برداشت پیدا کیا۔

ب۔سماجی ملاپ میں ہمارا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ امثال 30:11

....

ہم خوشگوار الفاظ میں دوستی کیلئے توجہ دلا سکتے ہیں جس کا اثر ہم پر ہی ہوگا۔کم عقل مسیحی دوسروں کا نظر انداز کر کے ظاہر کرتے ہیں کہ اُن کا مسیح سے اتحاد نہیں ہے۔دوسروں کے ساتھ نامہربان ہو کر اور اُنکے حقائق کو بھلا کر مسیح سے اتحاد ناممکن ہے۔

ہم سبکو مسیح کے گواہ بننا چاہیے۔سماجی طاقت جس میں مسیح کا فضل شامل ہو مسیح کیلئے روحوں کو جیت سکتی ہے۔لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم اپنے لئے خودغرض نہیں بلکہ ہم دوسروں کی شراکت بھی چاہتے ہیں۔اُنہیں معلوم ہو کہ ہمارا مذہب ہمیں غیر ہمدرد نہیں بناتا۔مسیح نے لوگوں کو فائدہ دے کر خدمت کی۔ہمیں کبھی بھی لوگوں کو یہ غلط تاثر نہیں دینا چاہیے کہ مسیحی بہت اُداس اور ناخوش لوگ ہوتے ہیں۔

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- قانا میں مسیح کے معجزہ سے کونسے روحانی پھل حاصل ہوئے؟
2- مسیح اور اُسکی ماں کے تعلقات کی وضاحت کریں۔
3- دعوت کا میر مجلس حیران کیوں ہوا؟
4- کونسی مَے مسیح کے خون کی علامت ہے؟
5- سماجی مجمع میں ہمیں مسیح کی کونسی مثال یاد رکھنی چاہیے؟

سبق نمبر 4 — سبت، جنوری 25, 2025

مسیح ہیکل میں جاتا ہے

حفظ کرنے کی آیت: ''مگر خداوند ہی مُقدس ہیکل میں ہے۔ ساری زمین اُس کے حضور خاموش رہے''۔ حبقوق 20:2

ہیکل کی حد میں تعظیم کا خیال رکھنا چاہیے۔

اتوار — جنوری 19

1- ہیکل آلودہ کی گئی

الف۔ مسیح کی عوامی خدمت کے شروع میں ہیکل کی کیا حالت تھی؟ یوحنا 13,14:2

....

ہر یہودی کیلئے ضروری تھا کہ وہ سالانہ نصف مثقال اپنی جان کے کفارہ کیلئے ادا کرے۔ اسکے علاوہ آزاد مرضی کے ڈھیروں نذرانے ہیکل کے خزانہ میں جمع کروائے جاتے تھے۔ غیر ملکی سکوں کو ہیکل کے سکوں میں تبدیل کرنا ضروری تھا تاکہ ہیکل کی خدمت ہو سکے۔ سکوں کی تبدیلی سے دھوکہ دہی کا موقع تھا اور جبر کا بھی۔ اس طرح یہ ایک شرمناک تجارت بن گئی جو کہ کاہن کیلئے آمدن تھی۔

بیوپاری بیچے جانے والے جانوروں کی بے حد قیمت کا مطالبہ کرتے تھے اور اپنے منافع کو کاہنوں اور حکمرانوں میں بانٹتے تھے، اس طرح لوگوں کو لوٹ کر امیر بنتے تھے۔

ب۔ اس سے ہیکل کی عبادات کیسے متاثر ہوتی تھیں؟ حزقی ایل 26:32

....

فسح کے موقع پر لاتعداد قربانیاں گزرانی جاتی تھیں اور ہیکل میں بہت زیادہ خرید و فروخت ہوتی تھی۔ یہ خدا کی ہیکل کی بجائے جانوروں کی منڈی (بازار) معلوم ہوتی تھی۔ خرید و فروخت کا شور تھا، مویشیوں کا ڈکارنا، بھیڑوں کا ممیانا، کبوتروں کا غرغوں اور اس کے ساتھ سکوں کی جھنکار اور پھر غصہ میں مباحثہ اور جھگڑا ہوتا تھا۔ اس طرح عبادت کرنے والے اُلجھن کا شکار ہو جاتے اور وہ الفاظ جو خدا کی تعریف میں بولے جاتے تھے اُس شور میں جو ہیکل کو گھیرے ہوتا دب جاتے تھے۔

2- خدا کی ہیکل کی تعظیم

الف ۔خدا اُس جگہ کے متعلق کیسا سوچتا ہے جہاں وہ اپنی حضوری ظاہر کرتا ہے اور کوہ سینا پر اس کا پہلا حکم کیا تھا؟ خروج 3:5-1; 19:12,13

....

جب خدا کوہ سینا پر اُترا تو اُسکی حضوری سے جگہ پاک ہوگئی ۔ یہاں سبق سکھایا گیا ہے کہ جہاں کہیں خدا ظاہر ہوتا ہے وہ جگہ پاک ہوتی ہے ۔

ب ۔ہیکل کی بے حرمتی پر مسیح نے کیسا ردِعمل ظاہر کیا؟ یوحنا 2:15,16

....

جیسے ہی مسیح ہیکل میں داخل ہوا اُس نے سارا منظر دیکھا۔اُس نے بے ایمانی سے خرید وفروخت کو دیکھا۔اُس نے غریبوں کی بے بسی دیکھی جو سوچتے تھے کہ خون بہائے بغیر گناہوں کی معافی نہیں۔اُس نے دیکھا کہ ہیکل کی عدالتیں ناپاکی میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ پاک احاطہ ردوبدل کا مرکز بن چکا تھا۔
سیڑھیوں سے نیچے اُترتے ہی اُس نے رسیوں سے بنا چابک پکڑا اور تاجروں کو حکم دیا کہ ہیکل کی حد سے نکل جائیں ۔اس جوش اور شدت کا اُس نے کبھی بھی مظاہرہ نہیں کیا تھا۔اُس نے روپوں کو دوسرے روپوں میں تبدیل کرنیوالوں کے میز اُلٹ دیئے۔ سکے گر جاتے ہیں اور پتھر کے فرش پر اُنکا شور ہوتا ہے۔کوئی اُسکے اختیار کے بارے سوال نہیں کرتا۔کسی کو جرات نہ ہوئی کہ وہ اپنے ناجائز منافع کو اکٹھا کرنے کو کہے۔مسیح نے اُنکو مارا نہیں لیکن اُسکے ہاتھ میں رسیوں سے بنا چابک شعلہ زن تلوار معلوم ہوتا تھا۔ہیکل کے منتظمین کاروباری کاہن،سٹہ باز،مویشیوں کے تاجر اپنی بھیڑیں اور بیل لے کر جلدی سے اُس جگہ سے چلے گئے۔

ج۔مسیح کا ہیکل کو صاف کرنے سے کیا ظاہر ہوا؟ ملاکی 3:3-1

....

یروشلیم کی ہیکل جہاں ناپاکی کی افراتفری بھری ہوئی تھی دل کی ہیکل کی نمائندگی کرتی ہے جو نفسانی جذبات اور ناپاک خیالات سے بھری ہوتی ہے ۔ہیکل سے دُنیا کے خرید فروخت کرنے والوں کی صفائی سے مسیح نے اعلان کیا کہ اُسکی خدمت کا مقصد دلوں کو گناہ کی گندگی سے صاف کرنا، زمینی خواہشات کو ختم کرنا، خودغرضی کے لالچ کو مٹانا، بُری عادات سے چھٹکارا اور بدعنوان روح کو پاک کرنا تھا۔

3- خدا کی حضوری

الف۔اپنے لوگوں کے درمیان ہیکل قائم کرنے میں خدا کا اصل مقصد کیا تھا؟ خروج 8:23

....

ہیکل روحانی حضوری کیلیئے بنائی گئی تھی کہ اسرائیل اور دُنیا کیلیئے ایک سبق ہو۔ازل سے خدا کا مقصد تھا کہ وہ پاک اسرافیل (فرشتہ) سے انسان تک ایک ہیکل ہوں جہاں خالق سکونت کرے۔

ب۔ایمانداروں کو خدا کی ہیکل کیوں کہا گیا ہے اور ہمیں اس ہیکل کی پاکیزگی کو پورے دل سے کس طرح قائم رکھنا ہے؟ اکرنتھیوں 16,17:3; یسعیاہ 15:57

....

گناہ کے باعث انسان خدا کی ہیکل نہ رہا۔بدی سے تاریک اور ناپاک ہونے سے انسان خدا کا جلال ظاہر نہ کر سکا۔لیکن ابنِ خدا کی جسمانیت کی بدولت آسمانی مقصد پورا ہو گیا ہے۔خدا انسانیت میں رہتا ہے اور بچانے والے فضل سے انسان کا دل دوبارہ اُس کی ہیکل بن جاتا ہے۔

اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ سب چیزوں کا خاتمہ ہونے والا ہے تو ہمیں اپنی پاکیزہ گفتگو اور خدائی میں کیسا انسان ہونا چاہیے۔

ہر روح جو سچائی پر ایمان رکھتی ہے اُس کے مطابق کام کرے گی۔سب سنجیدہ ہونگے۔وہ مسیح کی خاطر روحوں کو جیتنے کیلیئے تھکیں گے نہیں۔اگر اُنکے اپنے دلوں میں سچائی گہری ہو گئی ہو تو پھر وہ دوسروں کے دلوں میں بھی سچائی بو سکیں گے۔سچائی بیرونی جگہوں پر ہی دکھائی دیتی ہے۔اُسے اندرونی ہیکل میں بھی لائیں، اُسے دل میں تخت نشین کریں اور اُسے زندگی کو قابو کرنے دیں۔خدا کے کلام کا مطالعہ کریں اور اُس پر عمل کریں، پھر دل کو آرام، اطمینان اور خوشی ملے گی۔اگر سچائی کو زندگی سے دُور رکھا جائے تو خدا کی خوبی کی آگ سے دل گرم نہیں ہوگا۔

بہت سے سوچتے ہیں کہ مسیح کا مذہب کچھ دنوں کیلیئے، خاص موقعوں کیلیئے مخصوص ہے اور باقی وقتوں میں اسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔سچائی کا مستقل اصول محض سبت کے چند گھنٹوں کیلیئے نہیں یا چند سخاوت کے کاموں کیلیئے، بلکہ اسے دل میں رکھنا ہے تا کہ کردار کو پاکیزہ بنائے۔

4- زندہ ہیکل کی پاکیزگی

الف۔ہیکل کی پاکیزگی کیلئے ہمیں اپنی بے بس حالت کے بارے کیا محسوس کرنا چاہیے؟
یرمیاہ 22:2; ایوب 4:14

....

کوئی انسان اپنے دل کی برائی کے ہجوم کو دور نہیں کرسکتا جو دل پر قابض ہے۔

ب۔صاف دل سے پاک خدا کے سامنے کھڑے ہونے کا راز کیا ہے؟
حزقی ایل 36:27-25; زکریاہ 3:5-3

....

عیسو کے خلاف یعقوب نے بڑا گناہ کیا لیکن اُس نے توبہ کر لی۔اُسکا جرم معاف کر دیا گیا اور اُس کا گناہ صاف ہو گیا۔اس لئے وہ خدا کی حضوری کو برداشت کرسکتا تھا۔ورنہ جہاں انسان جان بوجھ کر گناہ کر کے خدا کے سامنے گئے برباد ہی ہوئے۔مسیح کی دوسری آمد کے موقع پر بدکار یسوع کے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اُس کی تجلّی سے نیست ہو جائیں گے۔2 تھسلنیکیوں 8:2 خدا کے جلال کی روشنی جو پاک لوگوں کو زندگی بخشتی ہے بدکاروں کو ہلاک کرے گی۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وقت میں مسیح خدا کے کردار کو ظاہر کرنے والا تھا۔اُسکی حضوری سے انسانوں کے گناہ ظاہر ہو جاتے۔اگر وہ اپنے گناہوں سے پاک ہونے کیلئے رضامند ہوتے تو اُسکے ساتھ دوستی کرسکتے تھے۔صرف دل کے پاک اُسکے حضور رہ سکتے ہیں۔

صرف مسیح روح کی ہیکل کو صاف کرسکتا ہے۔لیکن وہ اس کیلئے مجبور نہیں کرے گا۔وہ دل میں اس طرح نہیں آیا جیسے پرانی ہیکل میں۔وہ کہتا ہے ’دیکھ میں دروازہ پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہوں۔اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اندر اُسکے پاس آؤں گا۔(مکاشفہ 20:3) وہ محض ایک دن کیلئے نہیں آئیگا کیونکہ وہ کہتا ہے ’میں اُن میں بسوں گا اور اُن کے درمیان چلوں پھروں گا اور وہ میری اُمت ہوں گے‘۔وہ ہماری بدکرداری کو پامال کریگا اور اُن کے سب گناہ سمندر کی تہہ میں ڈال دیں گے۔
(2 کرنتھیوں 16:6; میکاہ 19:7) اُسکی حضوری اُنہیں پاک کرے گی تا کہ وہ خداوند میں ایک پاک مقدس ہوں اور روح میں خدا کا مسکن ہوں‘۔افسیوں 21,22:2

جبکہ مسیح آسمان پر ہیکل میں خدمت کر رہا ہے، وہ اپنی روح میں زمین پر کلیسیا کی خدمت کر رہا ہے۔

جمعرات جنوری 23

5- آج ہی ہیکل کو صاف کرنا

الف۔ خدا اپنے لوگوں کے رہنماؤں کو بڑی محنت سے اپنے گھر کو پاک رکھنے کا کس طرح حساب رکھتا ہے؟ حبقوق 2:20; حزقی ایل 44:23

....

خدا کی ہیکل کی حدود کو مُقدس جاننا ہے۔ لیکن نفع کیلئے جھگڑے میں سب کچھ نظر انداز ہو گیا۔ کاہن اور حکمران قوم کیلئے خدا کے بلائے ہوئے نمائندے تھے۔ اُنہیں ہیکل کی حدود کی خرابیوں کو درست کرنا تھا۔ اُنہیں لوگوں کو پاکیزگی اور ہمدردی کی مثال دینی چاہیے تھی۔

یہ حقیقت ہے کہ خدا کے گھر کی تعظیم تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ پاک چیزوں اور جگہوں کی شناخت نہیں ہوتی۔ پاک اور سرفراز لوگوں کی عزت نہیں ہوتی۔ خدا نے اپنے پرانے لوگوں کو ہر طریقہ سے مکمل سلیقہ کے اصول بتائے۔ کیا اس کا کردار بدل چکا ہے؟ کیا وہ عظیم خدا نہیں جو آسمانوں پر حکمرانی کرتا ہے؟ کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اُن ہدایات کو پڑھیں جو خدا نے عبرانیوں کو دیں؟ اس طرح ہم جنکو روشنی ملی ہے وہ اُن کے مطابق خدا کے گھر کی تعظیم کر سکیں گے۔

ب۔ مسیح کی طاقت سے ضروری فتح کا حال بیان کریں۔ متی 5:8; ایوحنا 3:3-1

....

میری خواہش ہے کہ ہر کوئی جو اپنے آپکو خدا کا فرزند ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ حقیقت نہ بھولیں کہ ہمیں آسمان پر پہنچنے کیلئے خدا کی روح چاہیے۔

جمعہ جنوری 24

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- ہیکل میں ناپاک تجارت کے رہنما کون تھے؟

2- کوئی بھی جو خدا کے سامنے آتا ہے اُس کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

3- یروشلیم کی ہیکل کی روحانی اہمیت بیان کریں۔

4- ہیکل کو پاک کرنے کے متعلق مسیح نے کیا کہا؟

5- ہمارا بُرا دِل کیسے صاف کیا جا سکتا ہے؟

سبت، فروری 1, 2025

پہلے سبت کا چندہ دُنیا میں آفت زدہ کی مدد کیلئے

اس بارے کوئی سوال نہیں کہ دُنیا میں جنگیں، جنگوں کی افواہیں، خوفناک حادثات، خشک سالی، سیلاب، آندھیاں، زلزلوں اور وبائی امراض میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ بائبل کے مطالعہ کے مطابق یہ سب کچھ پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہے۔ ان سے ہم آنے والے خدا کے قدموں کی شناخت کر سکتے ہیں۔ ان سے لاکھوں لوگ تکلیفات میں مبتلا ہوتے ہیں اور مدد کیلئے پکارتے ہیں۔

ان آفات کیلئے جنرل کانفرنس کے شعبہ بہبود نے اپنے ہدیوں کی برکات کو جو دُنیا بھر سے بھائیوں نے بھیجے بانٹا ہے۔ نجی مدد سے اور پہلے سبت کے ہدیوں سے اُن لوگوں کو پناہ گاہیں مہیا کی گئی ہیں جو قدرتی آفات میں اپنے گھروں سے محروم ہو گئے۔ ہزاروں خاندانوں کو خوراک مہیا کی گئی ہے، یتیم بچوں اور بیواؤں کی پرورش کی گئی ہے۔ ان ہدیوں سے والدین کو بیج مہیا کئے گئے ہیں تا کہ اپنے خاندان کے کھانے کیلئے فصل پیدا کر سکیں۔ بے شمار ہم ایمان لوگوں کو کاروبار کیلئے مدد مہیا کی گئی ہے۔

خدا کا شکر ہو کہ ان آزمائشوں کے اوقات میں بہت سے دلوں میں رحم پیدا ہوا اور وہ اپنے عطیات خدا کے مذبح پر لائے۔ اُن کا گہرے دل سے شکریہ۔ پھر بھی ضروریات ختم نہیں ہوتیں بلکہ ہر روز بڑھ رہی ہیں۔ آپکی فیاضی بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

مسیح کی صلیب سے بابرکت نجات دہندہ کے ہر پیروکار سے خیر خواہی کیلئے اپیل کی جاتی ہے۔ جہاں دینے کا اصول بیان کیا گیا ہے، ’’دو‘‘۔ خیر خواہی اور نیک کام ہی مسیحی زندگی کے اصل پھل ہیں۔

آج جب آپ پہلے سبت کا چندہ دیتے ہیں تو خدا کی تعظیم کیلئے اپنی انتہائی فیاضی کا مظاہرہ کریں۔ تھوڑا ہو یا بہت، اس سے بہترین کام ہو سکتا ہے۔ ان پیار بھرے نذرانوں سے دُنیا بھر کے بھائیوں میں برکات بانٹتے رہیں گے‘‘۔ جو ضرورت مندوں کو دیتا ہے دوسروں کو برکت دیتا ہے اور خود بھی زیادہ بابرکت بن جاتا ہے‘‘۔

جنرل کانفرنس شعبہ بہبود

سبق نمبر 5 — سبت، جنوری 25, 2025

یسوع اور نیکُدیمس

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے جواب میں اُس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔ یوحنا 3:3

ندی کے صاف ہونے سے پہلے دل کا چشمہ صاف ہونا ضروری ہے۔ جو آسمان پر جانے کیلئے شریعت پر عمل کر کے اپنے کاموں سے کوشش کرتا ہے ناممکن کوشش کرتا ہے۔

اتوار — جنوری 26

1- ایک نامی گرامی آدمی یسوع کی تلاش کرتا ہے

الف۔ نیکدیمس کون تھا اور لوگوں کی نظروں میں وہ کیسا آدمی تھا؟ یوحنا 3:1,10

....

....

نیکدیمس یہودی قوم میں ایک اعلیٰ حیثیت رکھنے والا تھا۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا۔ وہ اعلیٰ کردار کا مالک تھا اور قومی کونسل کا ایک معزز ممبر تھا۔ اگرچہ امیر، عالم اور معزز تھا، وہ عجیب طریقہ سے ناصری کے ذریعے کھچ گیا۔

وہ اپنے نیک کاموں پر فخر کرتا تھا۔ ہیکل کی عبادت کو قائم رکھنے کیلئے اُسکی فیاضی اور کشادہ دلی کی بے حد عزت کی جاتی تھی۔ وہ خدا کی حمایت کے باعث اپنے آپکو محفوظ سمجھتا تھا۔

ب۔ نیکدیمس کس وقت یسوع سے ملنے گیا؟ یوحنا 3:2 (پہلا حصہ)

....

....

زیتون کے پہاڑ میں نجات دہندہ کی گوشہ نشینی کی خصوصی تحقیق کرنے کے بعد اُس نے اُس وقت تک انتظار کیا جب تک سارا شہر خاموشی سے سو نہ گیا اور پھر اُس کے پاس گیا۔

2- نجی انٹرویو (ملاقات)

الف۔ رات کے پچھلے گھنٹوں میں ملاقاتی سے مل کر کونسی بات ظاہر کرتی ہے کہ مسیح نے اچھائی سمجھ لی؟

زبور 20,21:31

....

نیکدیمس کو مسیح سے ملاقات کی بڑی خواہش تھی لیکن کھلے عام اُسے ملنے سے ہچکچاتا تھا۔ یہ یہودیوں کے حکمران کیلئے ایک ذلت کی بات ہوگی اگر وہ کسی ایسی استاد سے ملے جس کے بارے بہت کم علم تھا۔ اور اگر یہ بات سینہیڈرن کے علم میں آجاتی تو وہ اُس پر طعنہ زنی کرتے اور بے عزتی کرتے۔ اس لئے اُس نے ارادہ کیا کہ وہ پوشیدگی میں ملاقات کرے۔ یہ دلیل بھی سامنے رکھی کہ اگر وہ کھلے عام ملا تو ہوسکتا ہے دوسرے اُسکی پیروی کریں۔

ب۔ بتائیں کہ نیکدیمس نے مسیح سے ملاقات کا آغاز کیسے کیا؟ یوحنا 2:3

....

مسیح کی موجودگی میں نیکدیمس نے عجیب بُزدلی کا مظاہرہ کیا۔ اُس نے اپنے رتبہ کی شان کو چھپانے کی کوشش کی اور کہا، 'ربی' ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔ یہ سب کچھ کہہ کر اُس نے اپنی ملاقات کا راستہ ہموار کیا۔ ان لفظوں کے اظہار سے اُس نے اپنا اعتماد بحال کیا۔ لیکن اس سے بد اعتمادی پیدا ہوگئی۔ اُس نے یسوع کو مسیحا نہ تسلیم کیا بلکہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا ایک اُستاد۔

ج۔ مسیح کے کس تخیل نے نیکدیمس کو اچانک حیران کر دیا؟ یوحنا 8:3

....

سلام کو قبول کرنیکی بجائے مسیح نے اپنی آنکھیں بولنے والے پر لگالیں جیسے کہ وہ اُس کے اندر کو جان رہا ہو۔ اپنی لامحدود حکمت سے اُس نے اپنے سامنے سچائی کے ایک متلاشی کو دیکھا۔ اُسے اس ملاقات کا مقصد معلوم تھا اور اُس قائلیت کو گہرا کرنے کیلئے جسکی خواہش نیکدیمس کے ذہن میں تھی مسیح نے براہ راست کہا 'میں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔ (یوحنا 3:3)

3- نئی پیدائش

الف۔جس چیز کی ضرورت مسیح نے اُس کیلئے کہی،نیکدیمس نے اُسکا کیا جواب دیا اور اُس کی طرح ہمیں بھی نئی پیدائش کیوں چاہیے؟ یوحنا 3:8-4

....

نئی پیدائش کی جو صورت مسیح نے استعمال کی نیکدیمس مکمل طور پر اُس سے ناواقف نہ تھا۔ بت پرستی کو چھوڑ کر جو اسرائیل کے ایمان میں شامل ہوتے تھے اُن کا مقابلہ نوزائیدہ بچوں سے کیا جاتا تھا۔ اُس نے سوچا ہوگا کہ مسیح کے الفاظ لفظی معنوں میں نہ تھے۔لیکن اسرائیلی پیدائش کے باعث وہ سوچتا تھا کہ اُس کی جگہ خدا کی بادشاہت میں ہے۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ اُسے تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ فریسی کا غرور سچائی کے متلاشی کے خلاف جدوجہد کر رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ مسیح اُس سے اس طرح بات کرے جیسے اُس نے کی تھی نہ کہ اسرائیل کے حکمران کی حیثیت سے۔

حیران ہوکر اُس نے طنزیہ الفاظ میں مسیح سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیوں کر پیدا ہو سکتا ہے؟ اُس نے فطری (جسمانی) انسان کی حقیقت بیان کی کہ وہ آسمانی باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔

نجات دہندہ نے بحث کے بدلے بحث نہ کی۔اپنا ہاتھ بڑی شان سے اُٹھایا اور زیادہ یقین سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ب۔کوئی کب اور کیسے دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے؟ یوحنا 1:13,12

....

خدا نے دنیا سے اتنا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ انسان کی خدا سے صلح ہو جائے۔ مسیح کی لیاقت سے وہ اپنے خالق سے ہم آہنگ ہو کر بحال ہو سکتا ہے۔اُسکے دل کی روحانی فضل سے تجدید ہونی چاہیے۔اُسے آسمان سے نئی زندگی حاصل کرنی چاہیے۔ یہ تبدیلی نئی پیدائش ہے جس کے بغیر مسیح کہتا ہے وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔

خدا پر ایمان رکھ کر سادہ فعل سے روح القدس نے آپ میں نئی زندگی پیدا کی ہے۔آپ خدا کے خاندان میں ایسے ہیں جیسے نیا بچہ پیدا ہوا اور وہ آپ سے اتنا ہی پیار کرتا ہے جتنا اپنے بیٹے سے۔

4- صفائی اورنو پیدائش (تجدید)

الف۔نئی پیدائش کے ساتھ صفائی اور تجدید کی کیا علامت ہے؟ مرقس 16:16 (پہلا حصہ)

....

خدا کی تبدیل کرنے والی طاقت وراثتی اور خود قائم کیئے گئے رجحانات کو تبدیل کر سکتی ہے کیوں کہ مسیح کا مذہب سرفراز کرتا ہے۔ 'نئے سرے سے پیدا' کا مطلب ہے تبدیل ہونا، یسوع مسیح میں نئی پیدائش۔

مسیح نے روحانی بادشاہت میں داخلہ کیلئے بپتسمہ کو نشان بنایا ہے۔ اُس نے یہ ایک مثبت شرط بنائی ہے جسے سبکو ماننا ہے جو بھی باپ، بیٹے اور روح القدس کے اختیار کو مانتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ کوئی کلیسیا کا ممبر بنے اور خدا کی روحانی بادشاہت میں داخلہ سے پہلے اُس کا یہ نام رکھا جائیگا 'خدا ہماری صداقت'

بپتسمہ دُنیا کو سنجیدگی سے ترک کرنے کا نام ہے۔ باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں جو مسیحی زندگی میں داخل ہوتے ہیں وہ لوگوں کے سامنے اعلان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے شیطان کی خدمت چھوڑ دی ہے اور شاہی خاندان کے ممبر بن گئے ہیں، آسمانی بادشاہ کی اولاد۔ اُنہوں نے اس حکم کی تعمیل کی ہے، اُن میں سے نکل آؤ اور جدا ہو جاؤ اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کر لوں گا اور تمہارا باپ ہوں گا اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہوں گے۔ 2 کرنتھیوں 17,18:6

ب۔انسانی فطرت کی برائی کے بارے اور خدا کی ہمیں تبدیل کرنے کے منصوبے کے بارے کیا کہا گیا ہے؟ یوحنا 6:3; یرمیاہ 9:17; افسیوں 26,27:5

....

ہمارے لئے اپنے آپ سے گناہ کے اُس گڑھے سے بچنا مشکل ہے جس میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں۔ ہمارے دل بُرے ہیں اور ہم اُنہیں تبدیل نہیں کر سکتے۔ تعلیم، تہذیب، مرضی اور انسانی کوشش کا اپنا دائرہ ہے لیکن یہاں وہ بے بس ہیں۔ وہ بیرونی طور پر اپنے رویہّ کو تبدیل کر سکتے ہیں لیکن وہ دل کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ وہ زندگی کے چشموں کو صاف نہیں کر سکتے۔ گناہ سے پاکیزگی میں تبدیلی کیلئے اپنے اندر ایک طاقت کام کرنی چاہیے اور ایک نئی زندگی اوپر سے۔ اور وہ طاقت مسیح ہے۔ اُسکا فضل ہماری بے جان صفات کو زندہ کر سکتا ہے اور اُسے خدا کی طرف، پاکیزگی کی طرف کھینچ سکتا ہے۔

5- نئی زندگی اور تازہ اعمال

الف۔نئی پیدائش سے مرکزی تبدیلی کے بعد رسولوں کا کیا پیغام تھا؟ گلتیوں 20:2; ایوحنا 2:17-15

....

خدا کی تبدیل کرنیوالی طاقت وراثتی اور خود قائم کردہ رجحانات کو تبدیل کر سکتی ہے کیونکہ مسیح کا مذہب سرفراز کرنے والا ہے۔ نئے'سرے سے پیدا ہونا' مطلب ہے یسوع مسیح میں نئی پیدائش۔

پولوس اس بات کا قائل تھا کہ اگر انسان آسمانی قربانی کو سمجھ لیں تو اُنکے دلوں سے ہر قسم کی خودغرضی ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے وہ اپنے ذہن میں سوچیں کہ مسیح کی کیا حیثیت تھی۔ پہلے اپنے باپ کی گود میں، پھر اپنا جلال چھوڑ کر وہ اُسے ظاہر کرتا ہے، رضا کارانہ طور پر انسانی فطرت کو لے لیتا ہے اور ایک خادم کی ذمہ داریاں اُٹھا لیتا ہے اور موت تک وفادار رہتا ہے اور وہ موت میں بھی بے آبرو، باغی، شرمناک اور دردناک، 'صلیب پر موت'۔ کیا مسیحی یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ مظاہرہ خدا کے پیار کے بغیر ہو سکتا ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم اپنے نہیں؟ ایسے مالک کی خدمت کڑکڑائے بغیر، لالچ اور خودغرضی کے بغیر کرنی چاہیے۔

جیسے مسیح نے نیکدیمس سے کہا میرا بھی یہ کہنا ہے' آپکو نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے۔ جنکے اندر مسیح حکمران ہے اُنکو دُنیا کی نمائش کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ہر جگہ صلیب کا معیار لے کر جائیں گے۔ اُنکے مقاصد نیک ہونگے۔ ہمارے لباس، ہماری رہائش اور ہماری گفتگو سے تصدیق ہو کہ ہم خدا کے مخصوص کردہ ہیں۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- اپنے نیک کاموں کی وجہ سے نیکدیمس اپنے آپکو کس طرح دیکھتا تھا؟

2- مسیح کی موجودگی میں نیکدیمس کا رویہ کیسا تھا؟

3- 'نئے سرے سے پیدا ہونا' کا کیا مطلب ہے؟

4- نئی پیدائش کیسے حاصل ہوتی ہے؟

5- نئی پیدائش سے رویہّ میں کیا تبدیلی آتی ہے اور کیوں؟

سبق نمبر 6 سبت، فروری 2025,8

روح القدس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا

حفظ کرنے کی آیت: ''اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے''۔ یوحنا 14,15:3

مسیح پر نظر کرو اور زندہ رہو!

اتوار فروری 2

1- آسان تفتیش

الف۔نیکدیمس کا کونسا سوال ظاہر کرتا ہے کہ اُسکا دل نرم ہو رہا تھا؟ یوحنا 9:3

....

مسیح نے فی الواقع نیکدیمس سے کہا، اس کشمکش سے تمہارا مسئلہ حل نہیں ہوگا، اس بحث سے تمہاری روح کو روشنی نہیں ملے گی۔ تمہیں نیا دل چاہیے ورنہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہ سکو گے۔ بڑی سے بڑی گواہی بھی تمہیں صحیح حالت میں نہیں لا سکے گی بلکہ نئے مقاصد اور نئے اعمال۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ جب تک یہ تبدیلی نہیں ہوتی، تمام چیزوں کو نیا بنانا اور مضبوط سے مضبوط شہادتیں جو پیش کی جاسکتی ہیں بے کار ثابت ہونگی۔ خواہش تمہارے دل کے اندر ہے۔

یہ بیان نیکدیمس کیلئے بے عزتی کا باعث تھا۔ اُس میں اتنی روحانیت نہ تھی کہ مسیح کے الفاظ کا مطلب سمجھ سکے۔ لیکن نجات دہندہ نے بحث کے بدلے بحث نہ کی۔ سچائی کی چمک حکمران کے ذہن پر اثر کر رہی تھی۔ مسیح کے الفاظ کا اس میں خوف پیدا ہو گیا جس سے اس میں تحقیق کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ باتیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ مسیح نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا، کیا تو اسرائیل کا رہنما ہو کر ان باتوں کو نہیں جانتا؟ اُسکے الفاظ نے نیکدیمس کو سبق سکھایا کہ سچائی کے الفاظ کو سُن کر اور طنز سے ناخوش ہونے کی بجائے اُسے حلیمی کا راستہ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ اس میں روحانیت کی کمی تھی۔ پھر بھی مسیح کے الفاظ سنجیدہ شان سے بولے گئے۔ اُن کا لہجہ اور پیار سے اُسے دیکھنے سے وہ ناراض نہ ہوا کیونکہ اُس نے اُسکی حیثیت کو محسوس کر لیا تھا۔

2- مثالی رویّہ تبدیل کرنا

الف۔فریسی اپنے اوپر کس بات کا فخر کرتے تھے؟ لُوقا 18:12-9

....

یہودیوں کو سب سے پہلے خدا کے تاکستان میں بلایا گیا۔اس وجہ سے اور اپنی راستبازی کی وجہ سے فخر کرتے تھے۔اپنی لمبی خدمت کیلئے وہ بڑا اجر چاہتے تھے۔سب سے بڑی بات جس سے وہ برہم ہوتے تھے وہ یہ تھی کہ غیر قوموں کا بھی خدا کی باتوں میں برابر کا استحقاق ہے۔

ب۔مسیح نے دلوں میں روح القدس کے کام کی کیسے تشریح کی؟ یوحنا 8:3

....

ہوا کی آواز درختوں کی شاخوں میں سُنی جاتی ہے جو پتوں اور پھولوں میں سراہٹ پیدا کرتی ہے۔پھر بھی وہ دکھائی نہیں دیتی۔کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔روح القدس دل پر اسی طرح کام کرتا ہے۔تبدیلی کے عمل میں صحیح وقت اور جگہ نہیں بتائی جاسکتی اور نہ ہی اس کی کھوج لگائی جاسکتی ہے لیکن یہ ثبوت نہیں کہ وہ تبدیل نہیں ہوا۔ہوا کی طرح جسے دیکھا نہیں جاسکتا مسیح مسلسل دل پر کام کرتا ہے۔

ج۔الٰہی اثرات دل میں کیسے پیوست ہوجاتے ہیں؟ یسعیاہ 21:30; یرمیاہ 3:42; متی 17:16

....

آہستہ آہستہ شاید غیر شعوری طور پر تبدیل ہونے والے کو اثر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح کی طرف جا رہا ہے۔اسے مسیح کے بارے سوچ بچار کرکے، پاک کلام کو پڑھنے سے یا پھر کلام سُنانے والے کو سن کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔اچانک جب روح القدس براہ راست اپیل کرتا ہے تو انسان خوشی سے اپنے آپکو مسیح کے سپرد کردیتا ہے۔بہت سے اسے اچانک تبدیلی کہتے ہیں لیکن یہ خدا کے روح سے لمبے عرصہ تک درخواست کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔یہ صبر کرنیوالا اور دیر سے ہونیوالا عمل ہے۔

اپنے دلوں کو نرم ہونے دیں کہ خدا کے روح کے تابع ہوجائیں۔برف سے جمے دلوں کو روح القدس کے کام سے پگھلنے دیں۔

3- نئی پیدائش کی شہادت

الف۔روح القدس کا اندرونی کام باہر کیسے ظاہر ہوتا ہے؟ گلتیوں 5:25-22

....

ہوا کو دیکھا نہیں جاسکتا لیکن اس کے اثرات کو دیکھا جا سکتا ہے یا محسوس کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح سے روح القدس کے کام کو تبدیل ہونے والے کے اعمال سے جانا جا سکتا ہے۔ جب خدا کا روح دل پر قبضہ کر لیتا ہے تو وہ زندگی کو تبدیل کر دیتا ہے۔گناہ بھرے خیالات اور بُرے اعمال کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔غصے،حسد اور مخالفت کی بجائے پیار،حلیمی اور امن لے لیتے ہیں۔اُداسی کی جگہ خوشی لے لیتی ہے اور چہرے سے آسمان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

ب۔ایک شخص کو تبدیلی کی برکت کب ملتی ہے؟ رومیوں 9,10:10; ایوحنا 9:1

....

کوئی بھی بوجھ اُٹھانے والے ہاتھ کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی آسمان سے آنے والی روشنی کو دیکھتا ہے۔ برکت اُس وقت ملتی ہے جب کوئی ایمان کے ذریعے اپنے آپکو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ پھر وہ طاقت جسے انسانی آنکھ دیکھ نہیں سکتی ایک نیا انسان خدا کی شبیہ پر بنا دیتی ہے۔

اگر آپ میں روح القدس ہے تو وہ آپکو ڈھال دے گا پھر آپ میں الٰہی بصیرت ہو گی کہ آپ خدا کی بادشاہت کی خوبیوں کو جان سکیں۔نیکدیمس نے مسیح سے سبق حاصل کیا اور سچا ایماندار بن گیا۔

ج۔مسیح اس عمل کی تشریح کیسے کرتا ہے؟ متی 33:13

....

آٹے میں چھپایا گیا خمیر دیکھا نہیں جا سکتا اور وہ پورے ڈھیر کو اپنے خمیر کے عمل میں شامل کر لیتا ہے۔اسی طرح سچائی کا خمیر انسان کو تبدیل کرنے کیلئے پوشیدگی،خاموشی اور آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔فطری رجحانات نرم ہو جاتے ہیں اور نئے خیالات، نئے احساسات اور نئے مقاصد پیدا ہو جاتے ہیں۔کردار کا نیا معیار قائم ہو جاتا ہے یعنی مسیح کی زندگی۔ذہن تبدیل ہو جاتا ہے۔صفات میں عمل کا نیا رخ پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان میں نئی لیاقت پرورش نہیں پاتی بلکہ جو لیاقت اُس میں ہے پاک کر دی جاتی ہے۔ضمیر جاگ جاتا ہے۔ہمارے کردار میں ایسی خصلتیں پیدا کی گئی ہیں جو ہمیں خدا کی خدمت کے قابل بناتی ہیں۔

4- ایک خانگی (جس سے واقف ہوں) مثال

الف۔ مسیح نے اپنے جلد مصلوب ہونے کو کیسے بیان کیا؟ یوحنا 14,15:3

....

نیکدیمس بنیادی بات جانتا تھا۔ سانپ کو اوپر چڑھانے کی علامت نے اُس پر خدا کی خدمت ظاہر کردی تھی۔ جب بنی اسرائیل آتشی سانپوں کے ڈنک سے مر رہے تھے، خدا نے موسیٰ سے کہا کہ وہ پیتل کا سانپ بنا کر لوگوں کے درمیان اونچے پر چڑھا دے تو سب کے کانوں تک یہ بات پہنچ گئی تھی کہ جو کوئی سانپ کو دیکھے گا زندہ رہے گا۔ سبکو یہ بھی معلوم تھا کہ سانپ میں اُنکی مدد کرنے کی طاقت نہ تھی۔ وہ مسیح کی علامت تھی۔ جس طرح سانپ کو شفا کیلئے اونچے پر چڑھایا گیا اُسی طرح گناہ آلودہ جسم کو اُن کیلئے نجات دہندہ ہونا تھا۔ (رومیوں 3:8) بہت سے اسرائیلی سمجھتے تھے کہ قربانی کرنا اُنکو گناہ سے آزاد کردے گی۔ خدا کی خواہش اُنہیں یہ سکھانے کی تھی کہ پیتل کے سانپ کی وقعت باقی نہ تھی۔ اُس سے اُنکے ذہن کو نجات دہندہ کی طرف لگانا تھا۔ وہ اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اُنہیں زندہ رہنے کیلئے مسیح کو دیکھنا ہے۔

ب۔ اس سہولت کے باوجود کچھ کیوں مر گئے؟ اکرنتھیوں 9:10; عبرانیوں 12:3

....

بہت سے اسرائیلیوں نے آسمانی مدد کی طرف توجہ نہ دی۔ مُردہ اور جو مر رہے تھے اُنکے گرد تھے اور وہ جانتے تھے کہ الٰہی مدد کے بغیر وہ مر جائیں گے پھر بھی وہ اپنے زخموں کی درد کی وجہ سے چلاتے رہے حتیٰ کہ اُنکی طاقت جاتی رہی جبکہ اُنہیں فوری شفا مل سکتی تھی۔

ج۔ اگر ہم نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کہاں دیکھنا ہے؟ عبرانیوں 19,20:6

....

گناہ کے مہلک اثرات اُس سہولت کے تحت ہی ختم ہو سکتے ہیں جو خدا نے دی ہے۔ اسرائیلیوں کی زندگیاں اونچے پر چڑھائے گئے سانپ کو دیکھ کر بچ گئیں۔ اُس دیکھنے سے مراد ایمان تھا۔ وہ زندہ رہے کیونکہ اُنہوں نے خدا کے کلام پر ایمان لا کر معافی مانگی۔ اسی طرح گنہگار مسیح کو دیکھ کر زندہ رہ سکتے ہیں۔ مسیح میں طاقت ہے اور خوبی ہے کہ وہ توبہ کرنے والے گنہگار کو بچا سکتا ہے۔

5- اپنی نظروں کو جمائے رکھنا

الف۔نیکدیمس نے بعد میں جو سبق سمجھ لیا اُسے ہمیں کس طرح بخوبی اپنے ذہنوں میں ہمیشہ یاد رکھنا ہے؟ افسیوں 8:2; لُوقا 20,21:13

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ جنکے نہ الفاظ میں، نہ روح میں اور نہ کردار میں اصلاح نظر آتی ہے وہ خدا کے کلام پر ایمان لانے کا دعویٰ کیسے کرتے ہیں۔ ایسے بہت سے کیوں ہیں جو اپنے مقاصد اور منصوبوں کی مخالفت برداشت نہیں کرتے، جو بدمزاجی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جن کے سخت الفاظ قابلِ برداشت نہیں ہوتے۔ اُن کی زندگیوں میں ایسا ہی پیار یا ایسی ہی خودغرضی، ایسا ہی مزاج اور ایسی ہی گفتگو دکھائی دیتی ہے جیسی دُنیا کے لوگوں میں۔ اُن حساس خودغرضی، فطری رجحان اور کردار میں ہٹ دھرمی ہوتی ہے جیسے سچائی کا اُنکو بالکل علم نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اُن میں تبدیلی نہیں آئی ہوتی۔ اُنہوں نے سچائی کا خمیر دل میں نہیں چھپایا۔ اُنہوں نے اپنے فطری اور خود قائم کردہ بدی کے رجحانات کو تبدیل کرنے والی طاقت کے سپرد نہیں کئے۔

ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔ (رومیوں 17:10) کردار کی تبدیلی کا سب سے بڑا ادارہ پاک کلام ہے۔ مسیح نے دُعا کی تھی، 'اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مُقدس کر، تیرا کلام سچائی ہے'۔ (یوحنا 17:17) اگر خدا کے کلام کا مطالعہ کیا جائے اور اُس پر عمل کیا جائے تو وہ دل پر کام کرتا ہے اور تمام ناپاک اسباب پر غالب آتا ہے۔ روح القدس گناہ کے بارے قائل کرنے آتا ہے اور دل کے اندر ایمان مسیح کے پیار کے ذریعے کام کرتا ہے۔ پھر ہمیں خدا اپنی مرضی کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔ جو طاقت ہمیں ملتی ہے اُس سے ہم دوسروں تک بھی سچائی پہنچا سکتے ہیں۔

جمعہ	فروری 7

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مسیح کے زمانہ میں فریسیوں کی انوکھی خصوصیات کیا تھیں؟
2- بتائیں کہ ہم مسیح کی مانند کس طرح ہو سکتے ہیں؟
3- دل کی تبدیلی کا اظہار کیسے ہوتا ہے؟
4- اونچے پر چڑھائے گئے سانپ کی علامت کی تشریح کریں۔
5- خمیر کی تمثیل سے خدا کے فضل میں بڑھنا کیسے ظاہر ہوتا ہے؟

سبق نمبر 7 — سبت، فروری 15، 2025

یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والا

حفظ کرنے کی آیت: ''ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں''۔ یوحنا 30:3

یوحنا بپتسمہ دینے والے کو مسیح نے سب سے بڑا نبی کہا ہے۔ پھر بھی خدا کے اس بندے کی زبان اور خدا کے کئی خادموں کی زبان میں کتنا اختلاف ہے جو صلیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب اُس سے پوچھا گیا کیا تو مسیح ہے تو یوحنا نے جواب دیا میں تو اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔

اتوار — فروری 9

1- شاگردوں کے درمیان مسئلہ

الف۔ یوحنا کے شاگردوں اور یہودیوں کے شاگردوں میں کیا سوال پیدا ہو گیا؟ یوحنا 25:3

....

مسیح کی بڑھتی ہوئی شہرت سے یوحنا کے شاگرد حسد کرنے لگے۔ وہ اُس کے کام پر نکتہ چینی کرنا چاہتے تھے اور جلد ہی اُنہیں موقع مل گیا۔ اُن میں اور یہودیوں میں بحث ہونے لگی کہ کیا بپتسمہ ہمیں گناہوں سے پاک کر سکتا ہے۔ وہ (یہودی) سوچتے تھے کہ مسیح کا بپتسمہ یوحنا کے بپتسمہ سے بنیادی طور پر مختلف تھا۔ جلد مسیح کے شاگردوں سے لفظی جھگڑا ہو گیا اور آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ مسیح کو بپتسمہ کا حق ہے۔

ب۔ یوحنا کے شاگردوں نے مسیح کے کام پر حسد کیسے ظاہر کیا اور اُس نے کونسا نرم جواب دیا؟ یوحنا 26,27:3

....

یوحنا میں فطری طور پر غلطیاں اور کمزوریاں تھیں جو انسان میں عام پائی جاتی ہیں لیکن الٰہی پیار نے اُسے تبدیل کر دیا تھا۔ وہ ایسے ماحول میں رہتا تھا جس میں خود غرضی اور عزت کی خواہش نہ تھی اور نہ حسد کے بخارات تھے۔ اُس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ غیر تسلی بخش باتوں سے ہمدردی کا اظہار نہ کیا اور یہ دکھایا کہ اُس کا مسیح کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا۔ اُس نے اُسے بہت خوشی سے خوش آمدید کہا تھا جس کیلئے وہ راہ ہموار کر رہا تھا۔

2- یوحنا کی خدمت

الف۔ یوحنا نے کیسے بتایا کہ وہ اپنی خدمت کے بارے جانتا تھا؟ یوحنا 28,29:3

....

یوحنا نے اپنے آپکو ایسا دوست بتایا جو منگنی کرنے والی دو پارٹیوں کے درمیان پیغام رساں ہو اور شادی کیلئے تیاری کر رہا ہو۔ جب دولہا نے دلہن کو حاصل کر لیا تو دوست کا کام پورا ہو گیا۔ وہ اُنکی خوشی سے خوش تھا جن کا اُس نے ملاپ کرایا تھا۔ یوحنا لوگوں کا دھیان مسیح کی طرف لگانے آیا تھا اور نجات دہندہ کے کام کی کامیابی کی گواہی پر وہ خوش تھا۔

ب۔ یوحنا کے کام (خدمت) کا بیان کریں اور ہمارا بھی۔ یوحنا 23,29:1

....

نجات دہندہ کو ایمان سے دیکھ کر وہ خود انکاری کی بلندیوں تک پہنچ گیا۔ اُس نے لوگوں کو اپنی طرف راغب نہیں کیا بلکہ اُنکے خیالات کو بلندیوں تک لے گیا جب تک وہ خدا کے برّہ تک نہ پہنچ گئے ۔ وہ خود بیابان میں پکارنے والے کی ایک آواز تھا۔ اب اُس نے خاموشی اور تاریکی کو قبول کیا تاکہ سب کی آنکھیں زندگی کی روشنی پر لگ جائیں۔

جو خدا کی بلاہٹ پر خدمت کیلئے سنجیدہ ہیں اُنہیں اپنے لئے عزت تلاش نہیں کرنی چاہیے۔ اپنے لئے پیار مسیح کے پیار میں جذب ہو جائے گا۔ کوئی رقابت خوشخبری کے کام کو مسخ نہیں کرے گی۔ وہ محسوس کریں گے کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرح اُنکے ذمہ بھی کام ہے۔ ’دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے‘‘۔ یوحنا 29:1 وہ مسیح کو سرفراز کریں گے اور اُس کیساتھ انسانیت بھی سرفراز ہوگی۔ ’کیونکہ وہ جو عالی اور بلند ہے اور ابدلآباد تک قائم ہے جس کا نام قدوس ہے یوں فرماتا ہے کہ میں بلند اور مُقدس مقام میں رہتا ہوں اور اُس کے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کروں اور شکستہ دلوں کو حیات بخشوں‘۔ یسعیاہ 15:57

اپنی خوشی اور سہولت کے طالب نہ ہوں بلکہ خدا کی مرضی جاننے اور اُسکو پورا کرنیکی کوشش کریں، کیا میں کوئی روح برّہ کے پاس لا سکتا ہوں جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے؟ کیا میں کسی مایوس کو تسلی دے سکتا ہوں؟ ہمیں روح القدس سے اتنا متاثر ہونا ہے کہ ہم صرف اپنے لئے ہی سفید لباس حاصل نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی اثر انداز کریں کہ اُنکے نام کتابِ حیات میں لکھے جائیں اور کبھی مٹائے نہ جائیں۔

3- روح القدس کا تحفہ

الف۔ مسیح کے پیغام پر لوگوں کی اکثریت نے کیسا ردعمل ظاہر کیا؟ یوحنا 32:2

....

یوحنا کے شاگردوں نے کہہ رکھا تھا کہ تمام لوگ مسیح کی طرف جا رہے تھے۔ یوحنا نے کہا، کوئی اُسکی گواہی قبول نہیں کرتا۔ جس نے اُسکی گواہی قبول کی اُس نے اس بات پر مہر کر دی کہ خدا سچا ہے؟

ب۔ روح القدس کا تحفہ کیسے ملتا ہے؟ یوحنا 34:3

....

ہمیں آسمان کی روشنی مل سکتی ہے اگر ہم خود پسندی سے خالی ہوں۔ ہم خدا کے کردار کو سمجھ نہیں سکتے نہ ہی ایمان سے مسیح کو قبول کر سکتے ہیں جب تک ہماری ہر سوچ مسیح کی تابع فرمانی میں نہ آ جائے۔ جو ایسا کرتے ہیں اُنکو روح القدس بے حساب ملتا ہے۔ 'کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے' کلسیوں 9,10:2

ج۔ زیادہ روح القدس حاصل کرنے کیلئے کیا نُسخہ ہے جو کلام پاک میں بتایا گیا ہے؟

یوحنا 17:4-15; اعمال 32:5

....

ہمیں صرف یہ نہیں کہنا 'میں ایمان رکھتا ہوں' بلکہ سچائی کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔ ہمیں اپنی گفتگو سے، طرزِ عمل سے اور اپنے کردار سے اور خدا کی مرضی کے مطابق اُس کے ساتھ رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ جب ہم گناہ کو ترک کرتے ہیں جو کہ شریعت کی نافرمانی ہے ہماری زندگی شریعت سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے اور مکمل فرمانبرداری ہو جاتی ہے۔ یہ کام روح القدس کا ہے۔ جب کلام کی روشنی کا مطالعہ کیا جائے، تو ضمیر کی آواز اور روح القدس کی محنت سے دل میں مسیح کیلئے اصل پیار پیدا ہو جاتا ہے جس نے اپنی مکمل قربانی دی تا کہ مکمل انسان کو جسم، جان اور روح کو نجات دے۔ پیار تابع فرمانی سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حد بندی کی لکیر واضح ہو جاتی ہے اُنکے درمیان جو خدا کو پیار کرتے ہیں اور اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور وہ جو اُس سے پیار نہیں کرتے اور اُسکے حکموں کی حکم عدولی کرتے ہیں۔

4- بپتسمہ کی اہمیت

الف۔ جب ہم بپتسمہ لینے کا فیصلہ کرتے ہیں تو کس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ ہم مسیح کیلئے کونسا قدم اُٹھانے جا رہے ہیں؟ یوحنا 36:3

....

مسیح اور بپتسمہ کے علاوہ تمام عبادات بے مصرف قسم کی ہیں۔

مسیح کے بپتسمہ کے متعلق یا یہ کہ کیا یوحنا اس سے پاک ہو گیا مباحثے کی کوئی ضرورت نہیں۔ روح کو زندگی دینے والا مسیح کا فضل ہے۔ حیاتِ ابدی صرف مسیح کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔ مسیح نے کہا تھا، 'جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا'۔ (یوحنا 36:3) ان شرائط کو مان کر ہر انسان اس بیش قیمت برکت کو حاصل کر سکتا ہے۔ 'جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُنکو ہمیشہ کی زندگی دے گا'۔ (رومیوں 7:2)

بپتسمہ دُنیا سے مکمل دستبرداری ہے۔ جو باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ لیتے ہیں یعنی مسیحی زندگی میں داخلہ کے وقت وہ کھلم کھلا اقرار کرتے ہیں کہ اُنہوں نے شیطان کی خدمت کو ترک کر دیا ہے اور شاہی خاندان، آسمانی بادشاہ کے ممبر بن گئے ہیں۔

ب۔ یوحنا کے چونکا دینے والے الفاظ بیان کریں جو اُس نے بپتسمہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے حقیقی زندگی کی گہرائی کے بارے کہے۔ لُوقا 7,8:3

....

یوحنا نے درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھا۔ اُس نے بلا خوف کسی نتیجہ کی پرواہ کئے بغیر گناہ پر ملامت کی اور خدا کے برّہ کیلئے راہ تیار کی۔

ہیرودیس پر یوحنا کی اس پرزور شہادت کا بہت اثر ہوا اور گہری دلچسپی لیتے ہوئے اُس نے پوچھا کہ اُس کا شاگرد بننے کیلئے وہ کیا کرے۔ یوحنا کو اس حقیقت کا علم تھا کہ وہ اپنے بھائی کی بیوی سے شادی کرنا چاہتا تھا جبکہ اُس کا خاوند ابھی زندہ تھا۔ اور یوحنا نے اسے بتایا کہ یہ جائز نہیں۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اعلیٰ حیثیت کے آدمیوں کو بھی گناہ کے بارے ملامت کی۔ اُس نے سچائی بادشاہوں اور اُمرا کے سامنے بھی پیش کی چاہے وہ اسے قبول کریں یا ردّ کریں۔ اُس نے ذاتی طور پر واضح بات کی۔

5- ایک دانا طریق

الف۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ فریسی یوحنا اور اُس (مسیح) میں بحران پیدا کرنا چاہتے ہیں مسیح نے کیا کیا؟ یوحنا 4:1-3

....

مسیح کو علم تھا کہ فریسی اُسکے شاگردوں اور یوحنا کے شاگردوں میں دراڑ پیدا کرنیکا کوئی موقع گنوائیں گے نہیں۔ مسیح جانتا تھا کہ طوفان اکٹھا ہو رہا تھا تا کہ دُنیا کے عظیم ترین نبیوں میں سے ایک کو بہا لے جائے۔ مسیح ہر قسم کے جھگڑے یا غلط فہمی سے بچنے کیلئے اپنی خدمت کو ترک کر کے گلیل سے چلا گیا۔ ہمیں بھی سچائی سے وفادار رہنے کیلئے ہر اُس بات کو ترک کر دینا چاہیے جو جھگڑے یا غلط فہمی کا سبب بنے۔ کیونکہ جب یہ پیدا ہوتے ہیں تو جانوں کا نقصان ہوتا ہے۔ جب کبھی تقسیم کی بات ہو تو مسیح اور یوحنا کی مثال سامنے رکھیں۔

ب۔ کسی بحران سے بچنے کیلئے ہمیں یوحنا کے روّیہ سے کیا سیکھنا چاہیے؟ یوحنا 3:30

....

یوحنا کے شاگردوں کی طرح بہت سے محسوس کرتے ہیں کہ کام کی کامیابی کا انحصار پہلے مزدور (کارکن) پر ہوتا ہے۔ جب حسد پیدا ہوتا ہے تو خدا کے کام میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ جب نامناسب طور پر کسی کی عزت کی جائے تو وہ خود اعتمادی کی آزمائش کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ خود پر انحصار کو محسوس نہیں کرتا۔ لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ رہنمائی کیلئے انسان پر بھروسہ کریں۔ اس طرح وہ غلطی کر بیٹھتے ہیں اور خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔

خدا کا کام انسانی شبیہ پر نہیں ہونا چاہیے۔ وقتاً فوقتاً خدا اپنی مختلف امداد بھیجتا ہے جس سے اُس کا کام بہترین طریقہ سے سرانجام پاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے آپکو حلیم بناتے ہیں اور یوحنا کی طرح کہتے ہیں 'ضرور ہے وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- یوحنا کے شاگرد مسیح کے کام کے بارے حاسد کیوں بن گئے؟
2- یوحنا نے اپنے شاگردوں سے کیا کہا؟
3- روح القدس کا تحفہ کس مقصد کیلئے دیا جاتا ہے؟
4- بپتسمہ اپنے حقیقی مقاصد کس طرح پورے کرتا ہے؟
5- مسیح اور یوحنا نے کیا کیا جب اُنہوں نے اپنے شاگردوں کے درمیان بحران کا خطرہ دیکھا؟

سبق نمبر 8　　　　　　　　　　سبت، فروری 22, 2025

یسوع اور سامری عورت

حفظ کرنے کی آیت: ''مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پیئے گا جو میں اُسے دوں گا وہ اَبد تک پیاسا نہ ہوگا۔ بلکہ جو پانی میں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے جاری رہے گا''۔ یوحنا 14:4

جو کوئی اپنی پیاس اس دُنیا کے چشموں سے بجھائے گا اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ ہر جگہ آدمی آسودہ نہیں۔ اُنہیں اپنی جان کی ضرورت کیلئے کچھ نہ کچھ درکار ہوتا ہے۔ دُنیا کی ضرورت، تمام قوموں کی خواہش، مسیح ہے۔

اتوار　　　　　　　　　　فروری 16

1- مسیح سوخار میں

الف۔ گلیل کے سفر کے دوران مسیح اور اُسکے شاگرد کہاں رُکے؟ یوحنا 6:4

....

کنوئیں کے پاس مسیح تھک گیا، اُسے بھوک اور پیاس لگی۔ لمبے سفر کے دوران اُس نے بہت گرمی محسوس کی۔ کنوئیں کے نزدیک اُسے تازہ پانی کی یاد آئی۔ کنواں گہرا تھا اور اُسکے پاس پانی نکالنے کیلئے نہ برتن تھا نہ رسی۔ اُس میں انسانی احساس تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کوئی آئے اور اُس کیلئے پانی نکالے۔

ب۔ کنوئیں پر کون آیا اور مسیح نے اُسے کونسی مہربانی کرنے کو کہا اور ہمیں اس سے کیا سیکھنا چاہیے؟ یوحنا 7:4

....

یہودیوں اور سامریوں کے درمیان نفرت نے عورت کو مسیح پر مہربانی کرنے سے روک دیا اور نجات دہندہ اس دل کا کوئی حل تلاش کر رہا تھا۔ اور الٰہی پیار میں اُس نے کچھ مانگا، کوئی پیشکش نہ کی نہ کوئی حمایت کی۔ مہربانی کی کوئی پیشکش شاید ٹھکرائی جاتی لیکن اعتماد سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ آسمان کے بادشاہ نے اُس جگہ اس برادری سے خارج عورت کیلئے حاضری دی کہ اُس کے ہاتھوں سے خدمت لے۔ وہ جس نے سمندر بنائے، جو گہرے پانیوں کو قابو رکھتا ہے، جس نے زمین پر چشمے پیدا کئے اُس نے یعقوب کے کنوئیں پر تھک کر آرام کیا اُس نے ایک اجنبی کی مہربانی پر انحصار کیا اور وہ بھی پینے کیلئے پانی۔

2- مختلف قسم کا پانی

الف۔ مسیح نے عورت کی توجہ نجات کے تحفہ کی طرف کیسے کرائی؟ یوحنا 10:4

....

جس پانی کا حوالہ مسیح نے دیا تھا وہ اس دنیا کیلئے اُسکے فضل کا مکاشفہ تھا۔ اُسکی روح اور اُسکی تعلیم ہر انسان کیلئے اطمینان کا چشمہ ہے۔ ہر دوسرا ذریعہ تسلی بخش ثابت نہیں ہوگا۔ سچائی کا کلام ٹھنڈی ندی ہے جو لبنان کے پانیوں کی علامت ہے جو ہمیشہ تسکین دیتے ہیں۔ مسیح میں ہمیشہ کی خوشی ہے۔

ب۔ مسیح کی پیشکش پر عورت کا کیا ردعمل تھا؟ یوحنا 11,12:4

....

عورت مسیح کا مطلب نہ سمجھ سکی۔ اُس نے فرض کیا کہ مسیح اُس کنویں کے بارے کہہ رہا ہے جو اُن کے سامنے تھا۔

ج۔ مسیح نے ایک قسم کے پانی اور ایک اور پانی میں کیسے فرق بتایا اور یہ پیغام ہمارے لئے کیسے بابرکت ہے؟ یوحنا 13,14:4; مکاشفہ 17:22

....

ہمیں محبت اور شکرگزاری کو پالنا ہے۔ ہمیں مسیح کو دیکھنا ہے اور اُسکی شبیہ میں تبدیل ہونا ہے۔ اس سے ہماری اُمید، صبر اور حوصلے میں اضافہ ہوگا۔ ہم زندگی کے اُس پانی میں سے پئیں گے جس کا ذکر مسیح نے سامری عورت سے کیا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ اگر تو خدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔ جو کوئی اُس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا نہ ہوگا اور جو پانی میں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے جاری رہے گا۔ یہ پانی مسیح کی زندگی کی نمائندگی کرتا ہے اور ہر انسان کو خدا سے رابطہ رکھ کر اس پانی کو پینا چاہیے۔ پھر روح میں حلیمی، شکرگزاری اور اعتماد پیدا ہوگا جو اُس کی زندگی کا اُصول بن جائے گا۔ زندہ ایمان کے سامنے بے ایمانی کا خوف ختم ہو جائے گا۔ ہم اُس کے کردار پر غور کریں گے جس نے ہم سے پہلے محبت کی۔

3- زندگی بخش پانی

الف۔سامری عورت نے کس طرح ظاہر کیا کہ وہ ابھی تک مسیح کے الفاظ کو سمجھ نہ سکی تھی؟ یوحنا 15:4

....

....

الٰہی فضل جو صرف وہ دے سکتا ہے وہ زندہ، پاک کرنے والا اور روح کو مضبوط کرتا ہے۔مسیح نے یہ تصور نہیں دیا تھا کہ پانی کا ایک گھونٹ پینے والے کیلئے کافی ہوگا۔جو مسیح کے پیار کو چکھ لیتا ہے وہ مزید کی خواہش کرتا ہے اور پھر کسی اور چیز کی تمنا نہیں کرتا۔دُنیا کی دولت،عزت اور خوشیاں اُس کیلئے دلکش نہیں ہوتیں۔اُس کے دل کی مسلسل پکار ہوتی ہے' مجھے تو اور چاہیئے۔اور جو اُس کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ اُسکی بھوک اور پیاس مٹائے۔انسانی ہر ذریعہ ناکام ہوجائیگا۔حوض خالی ہو جائیں گے۔ہمارا نجات دہندہ نہ سوکھنے والا چشمہ ہے۔آپ پیتے جائیں گے اور آپکو تازہ ملتا جائیگا۔

ب۔سامری عورت کی طرح اور بیابان کے خانہ بدوشوں کی طرح ہم بھی مسیح کے فضل کیسے پہچاننے میں ناکام ہوجاتے ہیں؟ زبور 15,16,17,20:78; 7,8:14

....

....

موسیٰ نے پتھر کو مارا لیکن موسیٰ کے پاس ابنِ خدا بادل کے ستون میں کھڑا تھا اور اُس کی وجہ سے پانی بہنے لگا۔نہ صرف موسیٰ اور بزرگوں نے بلکہ پورے مجمع نے جو نزدیک کھڑا تھا خدا کے جلال کو دیکھا۔لیکن اگر بادل وہاں سے ہٹ جاتا تو وہاں کے رہنے والے مرجاتے۔

مسیح کے کلام میں مسیح کا فضل موجود ہوتا ہے جو ہر وقت انسان سے باتیں کر رہا ہوتا ہے کہ وہ زندگی کا پانی ہے جو روح کو تازہ کرتا ہے۔ہمارا حق اختیار ہے کہ زندہ نجات دہندہ کو اپنے اندر بسائیں۔وہ روحانی طاقت کا منبع ہے جو ہم میں پیوند ہے جس کا اثر لفظوں اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہے اور اس سے ایسی خواہشات پیدا ہوتی ہیں جو طاقت اور پاکیزگی بخشتی ہیں اور اس سے ایسی خوشی ملتی ہے جس سے کبھی غم نہیں ملتا۔نجات دہندہ کی باطنی رہائش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

4- مسیح اپنی شناخت ظاہر کرنا شروع کرتا ہے

الف۔ مسیح نے سامری عورت کیساتھ گفتگو میں کونسی نئی بات کا آغاز کیا اور اُس نے اُسکا جواب کیسے دیا؟ یوحنا 16,17:4 (پہلا حصہ)

....

مسیح نے یکبارگی گفتگو کا رخ موڑ دیا۔ اس سے پہلے کہ عورت کچھ حاصل کرے وہ اُسے کچھ دینا چاہتا تھا، اُسے اپنے گناہ اور نجات دہندہ کو پہچاننا تھا۔ اُس نے عورت سے کہا، جا اپنے خاوند کو بُلا کر لے آ۔ اُس نے جواب دیا میں بے شوہر ہوں۔ وہ چاہتی تھی کہ اس قسم کے سوالات کا سلسلہ بن ہو جائے۔

ب۔ مسیح نے اُس کے جواب میں کیا شامل کیا اور اس سے ہمیں کیا یاد آتا ہے کہ وہ ہم سب کے بارے جانتا ہے؟ یوحنا 17,18:4 (آخری حصہ) زبور 7,8,11,12:139

....

خدا کی عظمت ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ 'خداوند کا تخت آسمان پر ہے'۔ (زبور 4:11) لیکن روح کے ذریعے وہ ہر جگہ موجود ہے۔ وہ ہر بات سے اگاہ ہے اور اپنے ہاتھوں کے تمام کاموں میں ذاتی دلچسپی رکھتا ہے۔

جو کام ہمارے ذمہ کیا جاتا ہے اُسے فرشتے دیکھتے ہیں اور جب اصولوں سے دوری ہوتی ہے، کمی ہوتی ہے، اسے ریکارڈ میں درج کیا جاتا ہے۔

خدا کی شریعت ہمارے دلی خیالوں اور مقاصد تک پہنچتی ہے اور بیرونی اعمال تک بھی۔ یہ دل کے رازوں کو بھی ظاہر کرتی ہے اور اُن باتوں پر بھی روشنی ڈالتی ہے جو تاریکی میں دفن کر دیئے گئے۔ خدا ہر سوچ کو، ہر مقصد کو، ہر منصوبے کو اور ہر تحریک کو جانتا ہے۔ خدا ہر کام کو ہر پوشیدہ بات کے ساتھ عدالت میں لائے گا۔ اپنی شریعت کے ذریعے وہ ہر آدمی کے کردار کو جانچتا ہے۔ جس طرح کوئی آرٹسٹ (فنکار) چہرے کے نقش کپڑے پر بناتا ہے اسی طرح ہر شخص کے کردار کے نقش آسمان کی کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔ خدا کے پاس ہر آدمی کے کردار کی مکمل تصویر ہے اور وہ اس تصویر کا موازنہ اپنی شریعت سے کرتا ہے۔ وہ انسان پر اُسکی خامیاں ظاہر کرتا ہے جو اُس کے کردار کو تباہ کرتی ہیں اور اُسے کہتا ہے کہ توبہ کرے اور اپنے گناہوں سے باز آ جائے۔

جمعرات فروری 20

5- مسیح اپنے آپکو نجات دہندہ ظاہر کرتا ہے

الف۔آخر کار جو عورت کنویں پر تھی اُس نے مسیح کے متعلق کیا سوچا؟ یوحنا 19:4 کیا یہ پہچان کافی تھی؟

....

سُننے والے کانپ گئے۔ایک پراسرار ہاتھ اُسکی زندگی کی تاریخ کے ورق اُلٹ رہا تھا اور اُسکے سامنے وہ لا رہا تھا جسے وہ اُمید کرتی تھی کہ ہمیشہ کیلئے چھپا رہے۔وہ کون تھا جو اُسکی زندگی کے راز پڑھ سکتا تھا؟ اُسکے ذہن میں مستقبل کی عدالت کا خیال آیا جب ہر بات جواب چھپی ہے ظاہر کی جائے گی۔اس روشنی میں اس کا ضمیر جاگ اُٹھا۔

وہ کسی بات سے انکار نہیں کر سکتی تھی لیکن اُس نے ناپسندیدہ گفتگو سے ٹال مٹول کرنے کی کوشش کی۔پھر بڑے ادب سے کہنے لگی،اَے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے تو نبی ہے۔پھر اُس نے مذہبی کشمکش کی طرف رُخ کر ڈالا۔اگر یہ نبی ہے تو ضرور مجھے دیر سے چلے آنیوالی کشمکش کیلئے ہدایت دے گا۔

ب۔جب عورت نے مسیحا کے آنے کی اُمید ظاہر کی تو مسیح نے اُس سے کیا کہا؟ یوحنا 25,26:4

....

خوشخبری کی دعوت کو محدود نہیں کرنا ہے اور چند چُنے ہوئے لوگوں کو نہیں پہچاننا جنہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری عزت کریں گے اور ہمیں قبول کریں گے۔پیغام سب کو دینا ہے۔وہ اُن پر باپ کو ظاہر کرتا ہے اور اُس عبادت کو بھی جو اُسے قابلِ قبول ہو جو دلوں کو پڑھ لیتا ہے۔ایسے لوگوں سے وہ تمثیلوں میں بات نہیں کرتا۔اُن سے جیسے اُس عورت سے کہا وہ کہتا ہے’میں جو تم سے بات کر رہا ہوں وہ ہوں‘۔

جمعہ فروری 21

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- اپنے بارے میں مسیح نے کبھی کوئی معجزہ کیوں نہ کیا؟
2- خوشخبری کی طرف عورت کو مائل کرنے کیلئے مسیح نے کونسا ذریعہ استعمال کیا؟
3- مسیح نے زندگی کے پانی کے متعلق کیا کہا؟
4- مسیح نے عورت کی ذاتی زندگی کا کیوں ذکر کیا؟
5- مسیحا کے آنے کے ساتھ کونسا وعدہ منسلک ہے؟

سبت، مارچ 1 ,2025

پہلے سبت کا چندہ بچوں کا کردار رومانیہ میں تعلیمی مرکز

عام طور سے بچوں کی ابتدائی تعلیم اُنکی زندگی کے کردار کا تعین کرتی ہے۔

بچے جب میٹنگ میں یا بائبل کے اسباق میں اچھا کام کرتے ہیں تو حوصلہ حاصل ہوتا ہے۔ جو اسباق بچوں کو دیئے جاتے ہیں وہ اُنہیں گھر میں دہراتے ہیں اور مائیں بچوں کو سکول کیلئے اچھا کام کرنے کی تیاری میں دلچسپی لیتی ہیں۔ بیشتر بچے ہمارے ایمان سے تعلق رکھنے والے نہیں ہوتے۔

'باکردار بچے' کے نام سے رومانیہ کے ایک پہاڑی شہر فگارس میں ایک مرکز 2019 میں کھولا گیا۔ 2 سے 5 سال کی عمر کے بچے یہاں پرورش پا رہے ہیں۔ اپنی عمر کے مطابق سرگرمیوں کے علاوہ وہ بائبل کی کہانیاں سیکھتے ہیں، دُعا کرنا، گیت گانا اور مسیح کو اپنا دوست بنانا سیکھتے ہیں۔ چھوٹے ہوتے ہوئے بھی وہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہر چیز پر قابض ہے اور وہ اپنے مسائل کے حل کیلئے مدد مانگنا سیکھتے ہیں۔ ہر روز اُنکی کردار سازی ہوتی ہے۔ خدا کے فضل سے ہم ان بچوں کی زندگیوں میں تبدیلی دیکھتے ہیں۔ ہم ایسے بچوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں جنکے مادی حالات اچھے نہیں۔

پہلے سال ہم نے 12 بچوں سے آغاز کیا۔ چوتھے سال ہمارے پاس 32 بچے تھے۔ ان میں 31 بچے ہماری کلیسیا کے نہیں تھے۔ اب رومانیہ یونین کے ہیڈ کوارٹر کے چار کمروں میں سرگرمیاں جاری ہیں۔ لیکن تعداد توقع سے زیادہ ہے۔ اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس اچھی کارکردگی کو جاری رکھیں اور اسکی نشو ونما کریں۔ اس طرح بہت سے خاندانوں اور بچوں سے مل چکے ہیں جو یہ چاہتے ہیں۔ اس کیلئے 2021 میں زمین خریدی گئی جو شہر سے باہر ہے۔ اسکی تعمیر شروع کرنے کی اجازت بھی حاصل کر لی ہے۔ بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ ہم بہت شکر گزار ہیں کہ خدا نے آپکے دلوں کو چھوا ہے۔ جنہوں نے اس مرحلہ تک اس منصوبے میں مدد کی ہے اور جو اَب کریں گے آپ اُن بچوں کی مدد کریں گے جو خدا کو نہیں جانتے۔ ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ آپ اس منصوبے کی تکمیل تک مدد کریں گے اور اپنی دُعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں گے۔

آپکے عطیات کا شکریہ

رومانیہ یونین سے آپکے بھائی اور بہنیں

سبق نمبر 9 سبت، مارچ 1 ,2025

ایک مشنری کی پیدائش

حفظ کرنے کی آیت: ''کیا تم کہتے نہیں کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟ اور دیکھو میں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں اُٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو کہ فصل پک گئی ہے''۔ یوحنا 35:4

مسیح نے یہودیوں اور غیر قوموں کے درمیان دیوار کو توڑنا اور دُنیا کو نجات کا پیغام دینا شروع کیا۔ اگرچہ وہ یہودی تھا وہ آزادانہ سامریوں سے ملتا تھا اور فریسیوں کے رواج اپنی قوم میں صفر رکھتا تھا۔

اتوار فروری 23

1- نئی زندگی، نئی ترجیحات

الف۔ مسیح کو پہچان کر کہ یہی مسیحا ہے سامری عورت نے فوراً کیا کیا؟ یوحنا 28,29:4

....

....

عورت بہت خوش ہوئی جب اُس نے مسیح کے الفاظ سُنے۔ عجیب مکاشفہ مغلوب کر رہا تھا۔ اپنا گھڑا چھوڑ کر وہ شہر گئی تا کہ دوسروں کو بھی پیغام دے۔ مسیح کو علم تھا کہ وہ کیوں گئی تھی۔ مسیح کے الفاظ میں بولتے ہوئے اُس نے کوئی غلطی نہ کی۔ اُس کی دلی خواہش تھی کہ وہ زندگی کا پانی حاصل کرے۔ وہ نجات دہندہ کی پیاس کے بارے بھول گئی جو اُس نے اُسے پانی دینا تھا۔ اُس کا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ وہ راستہ بھر بڑی تیزی سے گئی تا کہ دوسروں کو وہ روشنی دے جو اُسکو حاصل ہوئی تھی۔

ب۔ جب سوخار کے لوگوں نے اپنے شہری کی گواہی کے بارے سُنا تو اُنہوں نے کیا کیا؟ یوحنا 30:4

....

....

عورت کے الفاظ کا اُن پر اثر ہوا۔ اُس کے چہرے پر نئے اثرات تھے اُس کی ظاہری صورت پر ایک تبدیلی تھی۔ سوخار کے لوگ بھی مسیح کو دیکھنا چاہتے تھے۔

2- فصل اور کاٹنے والے

الف۔ جب مسیح نے سوخار کے لوگوں کو آتے دیکھا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کیا کہا؟ یوحنا 4:38-35

....

اُس نے کہا' جو فصل کاٹتا ہے، مزدوری حاصل کرتا ہے اور ابدی زندگی کیلئے پھل جمع کرتا ہے۔ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں اکٹھے خوشی مناتے ہیں۔ اس پر یہ مثل ٹھیک آتی ہے کہ بونے والا اور ہے، کاٹنے والا اور۔ یہاں مسیح اُس پاک خدمت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خدا کیلئے کی جاتی ہے اُنکے ذریعے جو خوشخبری قبول کرتے ہیں۔ وہ اُسکے زندہ ادارے ہیں۔ اُسکو اُنکی ذاتی خدمت کی ضرورت ہے۔ چاہے ہم بوئیں یا کاٹیں ہم خدا کیلئے کام کر رہے ہیں۔

ب۔ مسیح کے متعلق عورت کی گواہی کا کیا اثر تھا اور اُس اثر سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟ یوحنا 39:4

....

جب ہم مسیح کے ساتھ متحد ہو جاتے ہیں تو ہمارا ذہن بھی مسیح جیسا ہو جاتا ہے۔ پاکیزگی اور پیار کردار میں چمکتے ہیں، حلیمی اور سچائی زندگی کو قابو کرتے ہیں۔ چہرے کے اظہار ہی بدل جاتے ہیں۔ روح میں مسیح بستا ہے جو تبدیلی کی طاقت دیتا ہے۔ ہم مسیح کے پیار میں بستے ہیں اور شاخ بیل سے نشو دنما پاتی ہے۔ اگر ہم مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں اور ریشہ ریشہ مل کر بیل کے ساتھ مل گئے ہیں تو زندہ پھل کے گچھے بن کر گواہی دیں گے۔ اگر ہم روشنی کے ساتھ منسلک ہو گئے ہیں تو روشنی کے ذرائع بن جائیں گے۔ پھر ہم اپنے الفاظ اور کاموں سے دنیا پر روشنی کا عکس دیں گے۔

دھیان رکھتے ہوئے ہمیں تبدیل ہونا ہے اور جب ہم الٰہی نمونے پر غور کرتے ہیں تو ہماری خواہش ہوگی کہ ہم مکمل بدل جائیں اور اُسکی پاکیزگی کی شبیہ میں ہماری تجدید ہو جائے۔ ابنِ خدا پر ایمان رکھنے سے کردار میں تبدیلی آ جاتی ہے اور قہر کا بیٹا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔ وہ موت سے زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ روحانی بن جاتا ہے اور روحانی چیزوں کی پہچان رکھتا ہے۔ خدا کی حکمت اُسکے ذہن کو روشن کرتی ہے اور وہ اُسکی شریعت میں عجیب باتیں دیکھے گا۔ آدمی سچائی سے تبدیل ہوتا ہے تو کردار کی تبدیلی کا کام جاری رہتا ہے۔

3- مسیح کی سامریہ میں موجودگی

الف۔سامری لوگوں نے مسیح سے کیا درخواست کی اور کیوں؟ یوحنا 40:4

....

ب۔سامریہ میں مسیح کی موجودگی کا نتیجہ بیان کریں۔ یوحنا 41:4

....

کنوئیں پر عورت سے جو گفتگو ہوئی تو اچھا بیج بویا گیا اور فصل کتنی جلدی حاصل کر لی گئی۔ سامری لوگوں نے مسیح کی باتیں سُنیں اور اُس پر ایمان لے آئے۔کنوئیں پر جو لوگ جمع تھے وہ اُس سے سوال کرتے ہی رہے اور مسیح کی اُن باتوں کے بارے تشریح سُنتے رہے جو اُن کیلئے پوشیدہ اور مشکل تھیں۔سُننے سے اُنکی اُلجھن دور ہوگئی۔ وہ اُن لوگوں کی طرح تھے جو تاریکی میں روشنی کی ایک کرن ڈھونڈ رہے تھے اور اُنہیں دن مل گیا۔لیکن وہ اس مختصر گفتگو سے مطمئن نہ تھے، وہ مزید سُننا چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُن کے دوست بھی اس معلم کی باتیں سُنیں۔اُنہوں نے اُسے اپنے شہر میں آنے اور وہاں رہنے کی درخواست کی۔وہ دو دن سامریہ میں رہا اور بہت سے لوگ اُس پر ایمان لے آئے۔

مسیح نے خدا کو شاگردوں پر ظاہر کیا جس سے اُنکے دلوں میں ایک خاص کام ہوا۔بہت سے ایسے ہیں جو نظریہ کے مطابق چلتے ہیں اور اُنہوں نے نجات دہندہ کی طاقت کو دیکھنے کا موقع ضائع کر دیا ہے یعنی اُسکی حلیمی اور خود انکاری کے کاموں کا۔اُنہیں مسیح پر نظر کرنے کی ضرورت ہے۔ہمیں روزانہ اُسکی حضوری کی ضرورت ہے۔

ج۔مسیح کو مسیحا مان لینے کے بعد سامری لوگوں نے کیا کہا؟ یوحنا 42:4

....

فریسیوں نے مسیح کی سادگی سے نفرت کی۔اُنہوں نے اُس کے معجزات کو بھی نظر انداز کر دیا اور نشان چاہتے تھے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔سامری لوگوں نے کوئی نشان نہ مانگا اور مسیح نے بھی اُنکے درمیان کوئی معجزہ نہ دکھایا، سوائے اُس عورت کے پوشیدہ کاموں کو بتانے کے۔پھر بھی بہتوں نے اُسے قبول کیا۔اپنی نئی خوشی میں اُنہوں نے عورت سے کہا ’اب ہم تیرے کہنے ہی سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سُن لیا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت دُنیا کا مُنجی ہے‘۔

4- نبوت کی طاقت

الف۔ وعدہ کیئے ہوئے مسیحا کے بارے کس پیشگوئی پر سامریوں کے ایمان کی بنیاد تھی؟ پیدائش 10:49

....

سامریوں کا ایمان تھا کہ مسیحا نہ صرف یہودیوں کیلیئے بلکہ ساری دُنیا کیلیئے نجات دہندہ بن کر آئے گا۔ موسیٰ کے ذریعے روح القدس نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ خدا کی طرف سے وہ ایک نبی بن کر آئے گا۔ یعقوب کے ذریعے بتایا گیا تھا کہ اُس سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی۔ سامریوں کا ایمان اس کلام پر تھا۔ یہودیوں نے بعد کے نبیوں کے بارے غلط تعبیر کی جس سے سامریوں نے موسیٰ کی تصنیف کے علاوہ سبکو منسوخ کر دیا۔ جیسے ہی نجات دہندہ نے غلط تعبیروں کو ردّ کیا بہت سے سامریوں نے خدا کی بادشاہت کے متعلق بعد کی پیشگوئیوں کو بھی تسلیم کرلیا۔

ب۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ سامری سچائی پر حیران کن حد تک ایمان رکھتے تھے آج ہم اس سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟ واعظ 4,5:11

....

دُنیا بھر میں مرد و خواتین فکرمندی سے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ دُعائیں، آنسو اور تفتیش روشنی کیلیئے اوپر جا رہی ہے۔ فضل اور روح القدس کیلیئے بھی۔ بہت سے بادشاہت کے قریب ہیں اور سب کے اکٹھا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

ج۔ جب نجی طور پر مسیح کو قبول کر لیا جاتا ہے تو وہ کیا بن جاتے ہیں؟ مثالیں دیجیئے۔
مرقس 20:5-18; 37:7-31

....

مسیح کی روح انسان میں ہر چیز کی نشو و نما کرتی ہے جو اُسکے کردار کی عزت کیلیئے ضروری ہے اور اُسکی فطرت کو سرفرازی بخشتا ہے۔ وہ خدا کے جلال کیلیئے انسان کے جسم اور روح کی تعمیر کرتا ہے۔ اور جو شیطان کی وجہ سے بے عزت ہو جاتے ہیں وہ بھی مسیح کی طاقت سے بدل جاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ خدا نے اُن کیلیئے کتنا بڑا کام کیا ہے اور اُن پر کیسا رحم کیا ہے۔

5- مسیحی مشنری

الف۔سامری عورت سے ہم کیا اسباق سیکھ سکتے ہیں؟ ایوحنا 1:3-1; 2 کرنتھیوں 14:3 (پہلا حصہ)

....

جیسے ہی سامری عورت کو نجات دہندہ مل گیا وہ دوسروں کو بھی اُس کے پاس لے آئی۔وہ اُسکے شاگردوں سے زیادہ موثر مشنری ثابت ہوئی۔شاگردوں کو سامریہ میں زیادہ حوصلہ افزائی نہ ملی۔وہ مستقبل میں بڑے کام کی توقع کرتے تھے۔اُنہیں اپنے اردگرد فصل دکھائی نہ دیتی تھی جسے جمع کیا جا سکے۔لیکن اُس عورت کے ذریعے جس سے وہ نفرت کرتے تھے پورا شہر مسیح کی باتیں سُننے چلا آیا۔وہ اپنے ہم وطنوں تک روشنی لے کر آئی۔

یہ عورت مسیح پر عملی ایمان کی نمائندہ تھی۔ہر سچا شاگرد خدا کی بادشاہت کیلئے مشنری پیدا ہوتا ہے۔جو زندگی کے پانی سے پیتا ہے وہ اُس میں ایک چشمہ بن جاتا ہے۔حاصل کرنے والا دینے والا بن جاتا ہے۔انسان میں مسیح کا فضل بیابان میں چشمہ کی طرح ہے۔ہلاک ہونے والوں کیلئے زندگی کا پانی۔

ب۔یہ تجربہ ہمیں کیسے تحریک دے سکتا ہے؟ واعظ 6:11

....

ہمیں خدا کے مشنری بننے کیلئے باہر کے ملکوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ہمارے چاروں طرف سفید کھیت ہیں جہاں کٹائی ہوسکتی ہے۔خدا اُس جگہ بلاتا ہے جہاں لوگ روحانی سستی کے باعث مر رہے ہیں۔دوسروں کیلئے بابرکت بننے کیلئے کہیں بھی جائیں۔ایسی جگہ جائیں جہاں آپ کسی کمزور کلیسیا کو مضبوط بنا سکیں۔جو طاقت خدا نے آپکو دی ہے اُس کا استعمال کریں۔

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- جب عورت نے مسیح کو نجات دہندہ سمجھا تو اُس نے کیا کیا؟
2- فصل کٹائی کیلئے سفید کھیتوں کا ہونا کے کیا معنی ہیں؟
3- مسیح سامریوں کے ساتھ کتنے دن تک رہا؟
4- مسیح کے متعلق سامری لوگوں نے کیا گواہی دی؟
5- جب لوگ مسیح کو اپنی زندگیوں میں لے لیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

سبق نمبر 10 سبت، مارچ 8، 2025

یسوع اور ایک افسر کا بیٹا

حفظ کرنے کی آیت: ''اب جو ایسا قادر ہے کہ اُس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔ کلیسیا میں اور مسیح یسوع میں پشت در پشت اور ابدلآباد اُسکی تمجید ہوتی رہے''۔ افسیوں 20,21:3

ہمیں اس لئے خدا پر ایمان نہیں لانا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں یا محسوس کرتے ہیں کہ خدا سُنتا ہے۔ ہمیں اُس کے وعدوں پر اعتماد ہونا چاہیے۔ جب ہم ایمان کے ساتھ اُسکے پاس آتے ہیں تو ہماری ہر درخواست خدا کے دل میں داخل ہو جاتی ہے۔ جب ہم نے اُسکی برکت کیلئے دُعا کی ہے تو ہمارا اعتماد ہونا چاہیے کہ وہ ہمیں مل گئی ہے اور ہمیں اُسکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ ہمیں مل گئی ہے۔ پھر ہمیں فرائض کیلئے جانا ہے یہ یقین کرتے ہوئے کہ برکت مل جائے گی جب ہمیں اسکی اشد ضرورت ہوگی۔

اتوار مارچ 2

1- توجہ دلانا

الف۔ سامریوں کے ساتھ دو دن گزارنے کے بعد مسیح کہاں گیا اور اس خبر کو کس نے سُنا؟ یوحنا 43-46:4

....

....

قانا میں مسیح کی واپسی کی خبر تمام گلیل میں پھیل گئی جس سے تکلیف اور مصیبت میں پڑے لوگوں کو اُمید ہو گئی۔ کفر نحوم میں بھی یہ خبر ایک یہودی افسر کو ملی جو بادشاہ کا ملازم تھا۔

ب۔ ملازم مسیح کو ملنے کیوں گیا؟ یوحنا 47:4

....

....

ملازم کا بیٹا ایک ایسی بیماری میں مبتلا تھا جو لاعلاج تھی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ وہ مر جائے گا۔ جب باپ نے مسیح کے بارے سُنا اُس نے ارادہ کیا کہ وہ اُسکی مدد حاصل کرے گا۔

2- شک کی نشاندہی

الف۔ مسیح نے اُس افسر کے دل کے سخت درد کو کیسے ظاہر کیا جس نے کفرنحوم میں بیٹے کی شفا کیلئے مسیح کو تلاش کیا؟ یوحنا 43:4

....

بچے کی حالت بہت خراب تھی اور خوف تھا کہ شاید وہ اُسکی واپسی تک زندہ نہ رہے اس لئے افسر نے محسوس کیا کہ وہ ذاتی طور پر اُسے ملے۔ اُسے اُمید تھی کہ باپ کی دُعا سے شاید بڑے ڈاکٹر (مسیح) کی ہمدردی حاصل ہو جائے۔

قانا پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ ایک بڑی بھیڑ مسیح کے گرد جمع تھی۔ بے قرار دل سے وہ بھیڑ میں سے گزرتا ہوا نجات دہندہ تک پہنچا۔ ایک سادہ کپڑے پہنے ہوئے اور سفر سے تھکے ہوئے آدمی کو دیکھ کر وہ کانپنے لگا۔ اُسے شک ہو گیا کہ کیا جس شخص سے وہ کچھ مانگنے گیا تھا وہ کچھ کر سکے گا۔ پھر بھی اُس نے مسیح سے ملاقات کی اور اُس سے درخواست کی کہ وہ اُس کے ساتھ اُسکے گھر تک چلے۔ اُس کے دُکھ کا مسیح کو پہلے سے علم تھا۔ اس سے پہلے کہ افسر گھر لوٹتا نجات دہندہ نے اُس کا دُکھ دور کر دیا۔

لیکن وہ (مسیح) یہ بھی جانتا تھا کہ باپ نے ذہن میں مسیح پر ایمان لانے کی شرائط لگا رکھی ہیں کہ جب تک اُسکی درخواست پوری نہ ہو گی وہ اُسے مسیحا نہ مانے گا۔

تمام شہادتوں کے باوجود کہ یسوع مسیحا تھا درخواست گزار اُس پر ایمان لانیکی شرط پر قائم رہا۔

ب۔ جب نشانیوں کے بارے آزمائش ہوئی تو ہمیں کیا یاد کرنا چاہیے؟ متی 38,39:12

....

مسیح کو دُکھ ہوا کہ اُسکے اپنے لوگ جن کو مُقدس غیبی کلام دیا گیا ہو خدا کی آواز کو اپنے بیٹے کے ذریعے سُننے میں ناکام ہو جائیں۔

لوگ نشان مانگتے ہیں جس طرح مسیح کے زمانہ میں۔ پھر خدا نے کہا اُنہیں کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔ جو نشان اب اور ہمیشہ کیلئے ہے وہ روح القدس کا کام ہے تاکہ شریعت کو موثر بنایا جائے۔ خدا کا کلام مُردہ نہیں نہ خشک بلکہ روح اور زندگی ہے۔ شیطان اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہے گا کہ آپکے ذہن کو شریعت سے دور کرے۔

3- رویّوں میں اختلاف

الف۔ یہودیوں اور سامریوں کے مسیح پر ایمان کے فرق کو بیان کریں؟ مرقس 6:6-2; یوحنا 4:42-40

....

فریسی مسیح کو دھوکے باز ثابت کرنا چاہتے تھے۔ وہ اُس کے ہر لفظ اور باتوں کی غلط تعبیر کرتے اور بیان کرتے۔ غرور، حسد اور جذبات نے ابن خدا کی شہادت کے ہر راستے کو بند کر رکھا تھا۔ جب اُس نے اُنکی بدکاری کے خلاف بڑی سادگی سے ملامت کی تو اپنے الزام پر طیش میں آ گئے اور کہنے لگے کہ تو ایک سامری ہے جس میں شیطان ہے۔

نجات دہندہ نے اس بے ایمانی کا مقابلہ سامریوں کے سادہ ایمان سے کیا جنہوں نے نہ تو کسی معجزہ کا اور نہ کسی نشان کے بارے پوچھا۔ اُس کے کلام میں اُس کی ہر الوہیت کی شہادت ہے اور قائل کرنے کی طاقت جو اُن کے دلوں میں تھی۔

اگر چہ مسیح یہودی تھا پھر بھی وہ سامریوں میں آزادی سے گُھل مل جاتا اور ان نفرت کرنے والے لوگوں کی خاطر فریسیوں کے رسم ورواج کو نا چیز نہ جانتا تھا۔ وہ اُنکے گھروں میں سوتا، اُنکے ساتھ کھانا کھاتا اور اُنکی گلیوں میں کلام سکھاتا۔

ب۔ اُن لوگوں کا تجربہ بیان کریں جنہوں نے پشت در پشت خدا کے ایماندار لوگوں کے سامنے موجودہ سچائی بیان کی۔ یرمیاہ 11:20-8

....

مسیح کے خلاف تمام دلائل غلط ثابت ہوئے۔ ستفنس اور پولوس کے معاملے کا بھی یہی حال تھا۔ کمزور ترین اور نا قابلِ اعتبار بیانات کی غلط بیانی کا اثر ہوا۔ بہت سے لوگ دل پاک نہ ہونے کے باعث ان بیانات کو سچا ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ سچائی بیان کرنے والے کی غلطی ہمیشہ فرضی تصور کی جاتی ہے۔

اس میں حیرانی کی بات نہیں کہ برائی کو اندازے سے پیش کرنے والے جھوٹ بولنے کے بھوکے ہوتے ہیں۔ مسیح کے مخالفین بار بار شرمندہ ہوتے تھے اور اُس کی حکمت کی باتوں سے خاموش ہو جاتے تھے۔ پھر بھی ہر افواہ کو غور سے سُنتے اور کوئی بہانہ تلاش کرتے تاکہ اُس سے کوئی مخالفت کا سوال کیا جائے۔

4- حلیمی میں ایک عُذر (جوابدہی)

الف۔ جب افسر کا ایمان مسیح پر قائم ہو گیا تو اُس نے اپنے جواب کیلئے بار بار کیسے کہا؟ یوحنا 49:4

....

جب نجات دہندہ کے الفاظ افسر کے دل میں ظاہر ہوئے تو اُس نے محسوس کیا کہ مسیح کو تلاش کرنے میں اُس کے مقاصد خود غرضی تھی۔ اُسکا ڈانوا ڈول ایمان سچے کردار میں ظاہر ہو گیا۔ گہرے درد میں اُس نے محسوس کیا کہ شک کرنے میں کہیں اُس کے بیٹے کی جان نہ چلی جائے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کی حضوری میں تھا جس کیلئے سب کچھ ممکن تھا۔ یعقوب کی طرح اُس کا ایمان مسیح پر مضبوط ہو گیا جیسا فرشتے کے ساتھ کُشتی میں ' کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا'۔ پیدائش 26:32

ب۔ جو کچھ مسیح نے افسر کے گھر جانے کی بجائے کیا ہمیں اس سے کیا سیکھنا ہے؟ یوحنا 50:4

....

مسیح کے پاس دینے کیلئے 'مزید بڑا تحفہ تھا۔ بچے کو شفا دینے کے علاوہ اُس کی خواہش تھی کہ وہ افسر اور اُس کے گھرانے میں نجات کی برکت بانٹے اور کفر نحوم میں روشنی جلائے جو اُس کی تبلیغ کا مرکز بننے والا تھا۔ پیغام رساں بہت سی قوموں کی نمائندگی کرتا تھا۔ وہ خود غرضی سے مسیح میں دلچسپی رکھتے تھے تا کہ اُسکی طاقت سے فائدہ اُٹھائیں۔ وہ اپنی روحانی بیماری سے لاعلم تھے اور روحانی فضل کی ضرورت کو محسوس نہ کرتے تھے۔

جو جان مسیح سے چمٹ جاتی ہے وہ اُس سے پیچھے نہیں ہٹتی۔ اُس کی ضرورت کے جواب میں اُس نے کہا ' جا تیرا بیٹا جیتا ہے'۔ افسر ایسے اطمینان اور خوشی سے نجات دہندہ کے پاس سے چلا گیا جو اُسے پہلے کبھی حاصل نہ ہوئی تھی۔ اُس نے نہ صرف یہ یقین کیا کہ اُس کا بیٹا شفا پائیگا بلکہ یہ بھی کہ مسیح نجات دہندہ ہے۔

ہم فوری اور براہ راست اپنی دُعاؤں کا جواب چاہتے ہیں اور دیر ہونے پر حوصلہ شکنی کی آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ لیکن خدا ہماری دُعاؤں کا جواب وقت پر اور ہماری خواہش کے مطابق دیتا ہے۔ وہ ہماری خواہشات سے بھی زیادہ دیگا۔ ہمارے ایمان کی آزمائش کیلئے یہ تجربات فائدہ مند ہیں۔

5- علاج اور نجات

الف ۔ مسیح نے کس طریقہ سے افسر کے بیٹے کو شفا دی ؟ یوحنا 4:53-51 اس سے ذہن میں کیا حقیقت یاد آتی ہے؟ افسیوں 3:21,20

....

جس لمحے باپ کے ایمان نے یقین کرلیا' تیرا بیٹا جیتا ہے' الٰہی پیار نے مرتے ہوئے بچے کو چھوا۔

اُسی وقت نوکروں نے مرتے ہوئے بچے میں ایک پراسرار تبدیلی دیکھی۔ بچے کے چہرے سے موت کے آثار غائب ہو گئے۔ صحت بحال ہونے لگی۔ مدھم آنکھیں روشن ہو گئیں۔ کمزور جسم میں طاقت آ گئی۔ عارضہ کے بڑھنے کا نشان نہ تھا۔ اُسکا جلتا ہوا جسم نرم اور نمدار ہو گیا۔ بچہ آرام سے سو گیا۔ دن کی گرمی کے دوران اُس کا بخار ختم ہو گیا۔ خاندان حیران ہو گیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

ب ۔ جو کوئی مدد کیلئے پکارتا ہے مسیح اسکا جواب کیسے دیتا ہے؟ متی 11:30-28

....

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ گنہگار ہیں اسلئے خدا سے برکات حاصل نہیں کر سکتے ؟ یاد رکھیں مسیح اس دنیا میں گنہگاروں کو بچانے آیا۔ ہمارے پاس خدا کے سامنے پیش کرنے کیلئے کوئی سفارش نہیں ۔ ہم اپنی بے بس حالت کو پیش کر سکتے ہیں جس سے ہمیں اُسکی بچانے والی طاقت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ خود پر انحصار کو ترک کر کے ہمیں کلوری کی صلیب پر نظر کرنی چاہیے اور کہنا چاہیے:
'میرے ہاتھ میں کوئی قیمت نہیں، میں تیری صلیب سے چپکتا ہوں'۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- نبی، عام طور سے اپنے علاقہ میں عزت کیوں نہیں پاتا؟
2- افسر کے کونسے الفاظ سے اُسکی بداعتمادی ظاہر ہوتی تھی؟
3- مسیح کا لوگوں کی بداعتمادی پر کیسا ردعمل ہوتا ہے؟
4- مسیح پر زیادہ ایمان کا اظہار کس نے کیا، یہودیوں نے یا غیر اقوام نے؟
5- سب سے جو مسیح کی دعوت کو قبول کرتے ہیں اسکا کیا وعدہ ہے؟

سبق نمبر 11 سبت، مارچ 2025,15

یسوع اور بیت حسدا کا مفلوج

حفظ کرنے کی آیت: ”لیکن یسوع نے اُن سے کہا کہ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں“۔ یوحنا 17:5

مسیح کا شفا دینے کا کام شریعت کے مطابق تھا۔ اس سے سبت کی تعظیم ہوتی تھی۔

اتوار مارچ 9

1- شفا دینے والا پانی

الف۔ بہت سے معذور لوگ یروشلیم کیوں جاتے تھے؟ یوحنا 2,3:5

....

ب۔ بیت حسدا کے حوض کے بارے لوگوں کا کیا اعتقاد تھا؟ یوحنا 4:5

....

خاص وقت پر اس حوض کا پانی ہلایا جاتا تھا۔ عام اعتقاد یہ تھا کہ یہ کسی عجیب طاقت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اُترتا سو شفا پاتا اُس کی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو۔ سینکڑوں دُکھی وہاں جاتے تھے، لیکن وہاں اتنا بڑا ہجوم ہوتا کہ پانی ہلتے ہی وہ اُس طرف جھپٹ پڑتے اور مردوں، خواتین، بچوں اور جو اُن سے کمزور ہوتے پاؤں کے نیچے روندتے جاتے۔ بہت سے حوض کے نزدیک پہنچ نہ سکتے۔ بہت سے جو اُس کے نزدیک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے، کنارے پر ہی مر جاتے، اُس جگہ پر حفاظتی انتظام تھا تا کہ بیمار دِن کے وقت گرمی سے اور رات کے وقت سردی سے محفوظ رہیں۔ بہت سے، رات دہلیزوں پر ہی گزارتے اور ہر روز رینگتے ہوئے حوض کے کنارے تک جاتے لیکن شفا پانے کی اُمید میں ناکام رہتے۔

ج۔ یسوع اور حوض پر ایک آدمی کی ملاقات کا شروع کیسے ہوا؟ یوحنا 5-7:5

....

2- مختلف اقسام کے مفلوج

الف۔ یسوع نے کونسے انسانی ناممکن کام کا مفلوج کو کرنے کا حکم دیا اور اس کا کیا نتیجہ ہوا؟
یوحنا 8,9:5 (پہلا حصہ)

....

یسوع نے اس بیمار کو اُس پر ایمان لانے کو نہ کہا۔ وہ اُس سے کہتا ہے ’اُٹھ‘ اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر۔ آدمی اُن لفظوں پر ایمان لے آیا۔ ہر نس اور ہر پٹھے میں نئی زندگی کی کپکپی جاری ہوگئی۔ سوال کئے بغیر وہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ مسیح کے حکم کو مانے اور اُس کے تمام پٹھے اُسکے ارادے کے مطابق ہو گئے۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوکر وہ اپنے آپکو چست پاتا ہے۔
مسیح نے اُسے الٰہی مدد کا یقین نہیں دلایا تھا۔۔ ہوسکتا ہے وہ آدمی شک کرتا اور شفا پانے کا ایک موقع کھو دیتا۔ لیکن اُس نے مسیح کے الفاظ پر اعتقاد کیا اور طاقت پائی۔

ب۔ جو لوگ مسیح سے جدا ہو جاتے ہیں اپنے آپکو کس روحانی حالت میں پاتے ہیں؟
یسعیاہ 5,6:1; رومیوں 24:7

....

گناہ کے باعث ہم خدا سے جدا ہو چکے ہیں۔ ہماری روحیں مفلوج ہو چکی ہیں۔ ہم اُس ناتواں کی طرح پاکیزہ زندگی گزارنے کے لائق نہیں۔ بہت سے بے بس ہیں اور روحانی زندگی کے خواہشمند ہیں جو اُنہیں خدا سے ہم آہنگ کردے۔ وہ بے سود اس کی کوشش کر رہے ہیں۔

ج۔ ایسی حالت کا واحد حل کیا ہے؟ اعمال 34:9

....

نجات دہندہ ناقابلِ بیان ہمدردی سے کہتا ہے کیا تم زندہ رہو گے؟ وہ آپکو حکم دیتا ہے کہ صحت اور اطمینان میں جاگو۔ اس بات کا انتظار نہ کرو کہ تم زندہ کئے جاؤ گے۔ اُس کے کلام پر ایمان لاؤ تو پورا ہو جائیگا۔ اپنے ارادے کو مسیح کی طرف لگاؤ۔ اُسکی خدمت کا ارادہ کرو۔ اُس کے کلام پر عمل کرنے سے تمہیں طاقت ملے گی۔ برائی کچھ بھی ہو مالک جسم اور روح دونوں کو جوڑ دے گا۔ مسیح کی خواہش نجات دینے کی ہے۔ وہ روح کو زندگی دے گا جو بے جا مداخلت سے مُردہ ہے۔ (افسیوں 1:2) وہ غلاموں کو آزاد کرے گا جو کمزوری اور بدنصیبی سے گناہ کی زنجیروں میں ہیں۔

3- زندگی کی نئی طرز سے چلنا

الف۔ مسیح ہمیں غالب آنے میں کیسے مدد دیتا ہے؟ افسیوں 1-6:2

....

قدرتی طور پر انسان کا رجحان شیطان کے مشوروں کی پیروی پر ہوتا ہے۔ وہ کامیابی سے ایسے خوفناک دشمن کی مزاحمت نہیں کرسکتا جب تک طاقتور فاتح اُس میں نہ ہو اور اُسکی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت نہ دے۔ شیطان خدا کے لوگوں سے بہتر جانتا ہے کہ اُنہیں اُس پر کتنی طاقت مل سکتی ہے جب اُنکی طاقت مسیح میں ہو۔ جب وہ حلیمی سے فاتح کی مدد طلب کریں تو سچائی میں کمزور ترین بھی کامیابی سے شیطان اور اُس کے لشکر کو شکست دے سکتے ہیں۔

ہمیں مسیح کے بارے سیکھنا ہے۔ ہمیں جاننا ہے کہ وہ اُن کیلئے کیا ہے جسکا اُس نے کفارہ دیا ہے۔ اُس پر ایمان لاکر ہم الٰہی فطرت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اس لئے دُنیا کی لالچ کے ذریعے بدعنوانی سے بچو۔ پھر ہم گناہ سے صاف ہوجاتے ہیں اور کردار کے سب نقائص سے بھی۔ ہمیں ایک گناہ کی میل کو بھی نہیں رکھنا ہے۔

الٰہی فطرت کے حصہ دار بن کر ہمارے وراثتی اور خود قائم کردہ رجحانات کردار سے نکل جاتے ہیں اور ہم ہمیشہ کیلئے ایک زندہ طاقت بن جاتے ہیں۔ ہمیں شیطان کی آزمائشوں پر غالب آنے کیلئے خدا سے تعاون کرنا ہے۔ خدا کام کرتا ہے۔ آدمی کام کرتا ہے تاکہ آدمی مسیح کے ساتھ ایک ہوجائے جس طرح مسیح باپ کے ساتھ ایک ہے۔

ب۔ مسیح کی طاقت سے جو ایمان حاصل ہوتا ہے اُسکی وضاحت کریں۔ رومیوں 3-6:8

....

ہر بچہ اپنے باپ کی زندگی سے زندہ رہتا ہے۔ اگر آپ خدا کے بچے ہیں اُسکے روح کے اکلوتے تو آپ خدا کی زندگی سے زندہ ہیں۔ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم سے ظاہر ہوتی ہے۔ (2 کرنتھیوں 11:4) آپ میں وہ زندگی وہی کردار ظاہر کرے گی اور وہی کام جو اُس نے کئے۔ پھر آپ شریعت کے ہر حکم سے ہم آہنگ ہونگے۔ 'خداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے۔ (زبور 7:19) پیار کے ذریعے شریعت کی راستبازی ہم میں پوری ہوگی، جو جسم کے مطابق نہیں چلتے بلکہ روح کے موافق۔ (رومیوں 4:8)

4- فریسیوں کا غصّہ

الف۔ مفلوج پر برکت کو نظرانداز کرتے ہوئے فریسی اشتعال میں کیوں آ گئے؟ یوحنا 9:3 (آخری حصہ)10

....

جیسے ہی شفا یافتہ مفلوج تیزی سے اپنے قدموں پر بھاگا، نئی طاقت سے خوش ہو کر خدا کی تعریف کرنے لگا اُسے کئی فریسی ملے۔ اُس نے فوراً اپنی شفا کا ذکر کیا۔ جس سرد مہری سے اُنہوں نے اُسکی کہانی سُنی وہ دنگ رہ گیا۔

اُنہوں نے مداخلت کرتے ہوئے پوچھا کہ اُس نے سبت کے دن اپنی چارپائی کیوں اُٹھا رکھی تھی۔ اُنہوں نے سختی سے اُسے یاد دلایا کہ سبت کے دن بوجھ اُٹھانا خلافِ شریعت تھا۔ خوشی میں وہ بھول گیا کہ وہ سبت کا دن تھا۔ پھر بھی اُس نے محسوس کیا کہ اُس نے اُس کا حکم مانا ہے جس میں خدا کی طاقت ہے۔ اُس نے دلیری سے جواب دیا جس نے مجھے تندرست کیا اُسی نے مجھے فرمایا کہ اپنی چارپائی اُٹھا کر چل۔ اُنہوں نے پوچھا وہ کون تھا لیکن وہ بتا نہ سکا۔ یہ حکمران جانتے تھے کہ یہ معجزہ کون کرسکتا تھا لیکن وہ ثبوت چاہتے تھے کہ وہ مسیح تھا تاکہ وہ اُس پر فتویٰ لگا سکیں کہ اُس نے سبت بھی توڑا ہے، بیمار کو شفا بھی دی ہے اور اُسے چارپائی اُٹھانے کا بھی حکم دیا ہے۔

ب۔ یہودیوں نے سبت کو کیا بنا رکھا تھا؟ متی 4:23

....

یہودیوں نے شریعت کو اس طرح بگاڑ دیا ہوا تھا جیسے وہ غلامی کا جوا ہو۔ اُنکے بے معنی مطالبات دوسری قوموں میں ضرب المثل بن چکے تھے۔ سبت کے دن پر احمقانہ پابندیاں لگا رکھی تھیں۔ اُن کیلئے یہ خوشی، خدا کا مُقدس اور قابلِ عزت نہ تھا۔ عہدہ داروں اور فریسیوں نے اسکی تعمیل کو نا قابلِ برداشت بوجھ بنا رکھا تھا۔ ایک یہودی کو سبت کے دن آگ جلانے بلکہ موم بتی جلانے کی بھی اجازت نہ تھی۔ جن اصولوں پر اپنے اوپر پابندی لگاتے تھے اُنکو پورا کرنے کیلئے لوگ غیر قوموں کی عبادات پر انحصار کرتے تھے۔ جنکو وہ ملازمت دیتے تھے کہ وہ انکو ادا کریں وہ ایسے ہی مجرم قرار دیئے جاتے تھے جیسے اُنہوں نے خود وہ کام کیا ہے۔ وہ سوچتے تھے کہ نجات صرف یہودیوں کیلئے ہے۔ باقی سب کی حالت نا اُمیدی کی تھی۔ لیکن خدا نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کو سب مان نہ سکیں۔ اُسکی شریعت کسی نامناسب یا خودغرضی کی پابندی نہیں لگاتی۔

5- سبت اور اُس کا ہدف (مقصود)

الف۔ مسیح نے خدا کی شریعت اور سبت کے تعلق کے بارے کیا کہا؟ یسعیاہ 21:42

....

مسیح شریعت کی تعریف کرنے اور اُسے قابلِ عزّت بنانے آیا۔ اُسے اسکی عزت کو کم نہیں کرنا تھا بلکہ سرفراز کرنا تھا۔ وہ سبت کو بوجھل مطالبات سے جس سے اُسے برکت کی بجائے لعنت بنادیا گیا تھا آزاد کرنے آیا۔

ب۔ سبت کے دن کیا کرنا اور کیا نہیں کرنا چاہیے؟ خروج 8-11:20

....

حوض پر جو مصیبت زدہ تھے اُن میں سے بدترین مصیبت زدہ کو چُنا تا کہ اپنی شفا کی طاقت کا مظاہرہ کرے اور اُسے حکم دیا کہ اپنی چارپائی اُٹھا کر شہر میں جائے اور خدا کے بڑے کام کا جو اُس پر ہوا تھا اشتہار دے۔ اس سے سوال پیدا ہوا کہ سبت کے دن کیا کرنا جائز تھا اور یہودیوں کی خدا کے دن کے بارے پابندیوں پر ملامت کرے اور اُنکی رسومات کو باطل قرار دے۔

مسیح نے بتایا کہ مصیبت زدہ کی مدد کرنا شریعت کے مطابق ہے۔ یہ خدا کے فرشتوں کے کام سے ہم آہنگ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان اوپر جاتے اور نیچے آتے ہیں تا کہ مصیبت زدہ انسانیت کی خدمت کریں۔

آدمی کیلئے بھی اس دن پر کرنے کیلئے کام ہے۔ ضروریاتِ زندگی کا اہتمام کرنا ہے، بیماروں کی تیمارداری کرنی ہے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو مہیا کرنا ہے۔ جو اس دن پر (سبت) مصیبت زدہ کی مدد نہیں کرتا بے قصور نہیں ٹھہرایا جائیگا۔ خدا کا پاک آرام کا دن انسان کیلئے بنایا گیا اور رحم کے کام اُسکی مصروفیات میں شامل ہیں۔ خدا کی خواہش ہے کہ اُسکی مخلوق ایک گھنٹہ کیلئے بھی درد میں مُبتلا نہ ہو اور اُسے سبت کے دن یا کسی بھی اور دن آرام پہنچانا ہے۔

جمعہ مارچ 14

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- بیت حسدا کے متعلق کونسے اعتقادات مروج تھے؟
2- کونسے خاص مرض پر مسیح کی توجہ ہوئی؟
3- ہمارے روحانی فالج کا کیا علاج ہے؟
4- اس معجزانہ شفا سے یہودیوں کو کس بات سے بڑی تکلیف ہوئی؟
5- کونسے کام سبت کے حکم کے ساتھ منسلک ہیں؟

سبق نمبر 12　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبت، مارچ 22, 2025

بیٹے کا اختیار

حفظ کرنے کی آیت: ''کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔ بلکہ اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اسلئے کہ وہ آدم زاد ہے''۔ یوحنا 20,27:5

میرا اختیار جس کیلئے تم مجھ پر کام کے بارے الزام لگاتے ہو، میں خدا کا بیٹا ہوں اُس کے ساتھ فطرت میں ایک، مرضی میں ایک، مقصد میں ایک، اُسکی تخلیق کے سب کاموں اور خدائی میں، میں خدا کے ساتھ تعاون کرتا ہوں۔

اتوار　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مارچ 16

1- خدا کے برابر

الف۔ سبت کے دن مفلوج کو شفا دینے کے علاوہ یہودی اور کس سبب سے مسیح سے نفرت کرتے تھے؟ یوحنا 17,18:5

....

مسیح خدا کے ساتھ برابر کے حقوق کا دعویٰ رکھتا تھا۔

پوری یہودی قوم خدا کو اپنا باپ کہتے تھے لیکن وہ اس بات سے طیش میں آ جاتے تھے کہ مسیح اپنے آپکو خدا کے ساتھ اُسی تعلق سے پکارے۔ لیکن وہ اُس پر کفر کا الزام بھی لگاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اُس کا یہ دعویٰ بہت بلند تھا۔

ب۔ مسیح، خدا کے احکام کے اختیار کو انسانی روایات سے بالا کیسے ثابت کرتا ہے؟ متی 1-9,13:15

....

مسیح کے دُشمنوں کے پاس دلائل نہ تھے جن سے وہ اُنکے ضمیر تک سچائیاں پہنچانے کا مقابلہ کر سکتے۔ وہ اپنے رسم ورواج اور روایات کا حوالہ دیتے تھے لیکن جب اُن کا مقابلہ خدا کے کلام سے دیئے گئے مسیح کے دلائل سے کرتے تھے تو اُنکے سامنے وہ بہت کمزور اور بے جان معلوم ہوتے تھے۔

2- باپ کیساتھ اتحاد

الف۔ مسیح نے باپ کے ساتھ اپنے تعلق کو کیسے بیان کیا؟ یوحنا 19,20:5

....

ب۔ باپ کا کونسا اختیار اور طاقت باپ کے پاس تھی جنہیں مسیح نے کہا اُس کے پاس بھی تھیں؟
یوحنا 21-23:5

....

کاہنوں اور حکمرانوں نے مسیح کے کام پر الزام لگانے کیلیئے اپنے آ پکو منصف قرار دیا ہوا تھا۔ لیکن مسیح نے اُن کیلیئے اور تمام زمین کیلیئے اپنے آ پکو منصف بنایا ہوا تھا۔ دُنیا مسیح کے سپرد کر دی گئی ہے اور خدا سے اُس کے ذریعے گری نسل کیلیئے برکت آتی ہے۔ اپنی جسمانیت سے پہلے بھی وہ نجات دہندہ تھا۔ جیسے ہی گناہ وارد ہوا نجات دہندہ بھی آ گیا۔ اُس نے سبکو روشنی اور زندگی دی ہے۔ ہر کسی کا حساب اُسے دی گئی روشنی کے مطابق ہوگا۔

ج۔ جب ہم مسیح کو اپنا منصف مانتے ہیں تو ہمارے رویّوں میں کیا تبدیلی آ جاتی ہے؟
رومیوں 1-3:2; متی 1:7

....

ایک نکتہ چیں گناہ کا بڑا مجرم ہے بہ نسبت اُس کے جس پر وہ الزام لگاتا ہے کیونکہ وہ نہ صرف وہی گناہ کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ خام خیالی اور نکتہ چینی کا بھی۔

کردار کا اصل معیار مسیح ہے اور جو کوئی یہ معیار دوسروں کیلیئے قائم کرتا ہے وہ اپنے آ پکو مسیح کی جگہ رکھتا ہے۔ اور چونکہ باپ نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے (یوحنا 22:5) جو دوسروں کے کام کا منصف بنتا ہے وہ خدا کے بیٹے کے اختیار کو غصب (ضبط) کرتا ہے۔ ایسے نکتہ چیں اور منصف مخالف مسیح کے ساتھی ہیں جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں جو سب سے افضل ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اسلیئے جو خدا بن کر خدا کے مَقدس میں بیٹھتا ہے وہ اپنے آ پکو خدا کہتا ہے۔ (2 تھسلنیکیوں 4:2)

ہم دلوں کو پڑھ نہیں سکتے۔ ہم خود غلط کار ہیں اسلیئے دوسروں کا انصاف کرنے کے لائق نہیں۔ محدود انسان بیرونی صورت سے دیکھ سکتا ہے۔ جو سب کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور سب کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے ہر روح کے معاملے کا فیصلہ کرنے کے لائق ہے۔

3- قیمتی یقین دہانی

الف۔ مسیح میں پُر خلوص ایماندار سے کیا یقین دہانی کی گئی ہے؟ یوحنا 24:5

....

خدا کے کلام کے ہر حکم میں اور ہر وعدے میں خدا کی طاقت ہے جس سے ہر وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔ جو ایمان سے خدا کے کلام کو حاصل کرتا ہے وہ خدا کی زندگی اور کردار کو حاصل کرتا ہے۔

بڑا کام جو کسی بدی کے دھبوں سے آلودہ گنہگار کیلئے کیا جا سکتا ہے وہ معقول وجہ یا نجات ہے۔ سچ بولنے والا اُسے راستباز بناتا ہے۔ ایماندار اپنے گناہ مسیح میں منتقل کر دیتا ہے کیونکہ مسیح گنہگاروں کا نمائندہ، عوِضی اور یقین ہے۔ وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں۔ (2 کرنتھیوں 20:5)

گنہگار ہونے کی حیثیت سے شریعت کا ہم پر سزا کا حکم ہے لیکن مسیح توبہ کرنے والے کو اپنی راستبازی عطا کرتا ہے۔ مسیح کی راستبازی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ گنہگار جانے کہ کیسی توبہ ہے جس سے ذہن، روح اور اعمال میں بنیادی تبدیلی ہو جائے۔ تبدیلی کا کام دل میں شروع ہونا چاہیے اور پھر اس طاقت کو اپنے کاموں سے ظاہر کر سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کی توبہ انسان کے بس میں نہیں، وہ اس کا تجربہ مسیح کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ آسمان پر چڑھ گیا اور آدمیوں کو تحائف دیئے۔

ب۔ مسیح نے اپنا کونسا روحانی اختیار ظاہر کیا؟ یوحنا 5:29-25

....

چونکہ مسیح نے انسانی بدبختی اور آزمائش کا مزہ چکھا ہے اور وہ آدمیوں کی کمزوریوں اور گناہوں کو سمجھتا ہے، اور چونکہ اُس نے ہماری خاطر شیطان کی آزمائشوں کا مقابلہ فاتحانہ انداز میں کیا ہے، اور انسان سے ہمدردی اور انصاف سے سلوک کرے گا اُس خون سے جو اُس نے نجات کیلئے بہایا ہے، اس وجہ سے ابنِ آدم کو عدالت کا کام دیا گیا ہے۔

مسیح کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ وہ سب مخلوقات کو زندگی دے۔

4 - مسیح کتابِ مُقدس کا مرکزی موضوع

الف۔مسیح نے یہودیوں کا ایمان نہ لانے کا کیا سبب بتایا؟ یوحنا 37,38:5

....

اپنے اس فعل کے بارے جنکے متعلق وہ شکایت کرتے تھے مسیح نے نہ تو معافی مانگی اور نہ اُس کے کرنے کا مقصد بتایا۔مسیح حکمرانوں کی طرف متوجہ ہوا اور جس پر الزام لگایا گیا وہ الزام لگانے والا بن گیا۔اُس نے اُنکے دلوں کی سختی پر اور پاک کلام کو نظر انداز کرنے پر ملامت کی۔اُنہوں نے خدا کے کلام کو بھی رد کیا اور خدا کے بھیجے جانے والے کو بھی۔

ب۔یہودی پاک کلام کو سمجھنے میں ناکام کیوں رہے؟ یوحنا 39,40:5

....

تاریخ ہو یا حکم یا پیشگوئی،عہد عتیق (خدا کا کلام) کا ہر صفحہ ابنِ خدا کے جلال سے روشن ہے۔ یہ الٰہی ادارہ تھا،یہودیت کا سارا نظام کلام کی ٹھوس پیشگوئی تھی۔مسیح کی سب نبی گواہی دیتے ہیں۔ (اعمال 43:10) آدم کے ساتھ وعدہ سے لے کر بزرگوں کی قطار تک آسمانی روشنی نے نجات دہندہ کے قدموں کا واضح بیان کیا۔غیب دانوں نے پُراسرار جلوس دیکھا۔ہر قربانی میں مسیح کی موت دکھائی گئی۔بخور (خوشبو) کے ہر بادل میں اُسکی راستبازی اُترتی۔شہنائی میں اُس کے نام کی آواز آتی۔

یہودیوں کے پاس پاک کلام موجود تھا۔وہ فرض کرتے تھے کہ اسکے علاوہ علم اُنہیں ابدی زندگی دے سکتا ہے۔لیکن مسیح نے کہا تھا خدا کا کلام تم میں بسا ہوا نہیں ہے۔کلام کی وجہ سے مسیح کو رد کر کے اُنہوں نے اُسکی شخصیت کو بھی رد کر دیا۔اُس نے کہا'تم میرے پاس نہیں آؤ گے تا کہ زندگی حاصل کرو'۔

یہودی رہنماؤں نے مسیحا کی بادشاہت کے متعلق نبیوں کی تعلیمات کا مطالعہ کر رکھا تھا،لیکن اُنہوں نے یہ سچائی جاننے کیلئے سنجیدہ خواہش نہ کی تھی بلکہ اسلئے تاکہ وہ کوئی شہادت تلاش کریں جس سے اپنی خواہشات کی اُمیدوں کو قائم رکھ سکیں۔لیکن چونکہ مسیح اُنکی توقع کے خلاف طریقہ سے آیا اسلئے اُنہوں نے اُسکا استقبال نہ کیا اور اپنے جواز کیلئے اُنہوں نے اُسے دھوکے باز ثابت کرنے کی کوشش کی۔جب ایک دفعہ اُنہوں نے اس جانب قدم رکھ لیا تو شیطان کیلئے مسیح کیخلاف اُنہیں مضبوط کرنا آسان ہو گیا۔جو الفاظ اُسکی الوہیت کی شہادت کیلئے کہنے چاہیے تھے اُنہوں نے اُسکے خلاف اُسکی تعبیر کی۔اس طرح اُنہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ میں بدل ڈالا۔

5- خدا کا جلال

الف۔ کس وجہ سے یہودیوں نے مسیح کو رد کر کے جھوٹے استادوں کو تلاش کی؟ یوحنا 5:44-41

....

مسیح نے کہا میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا۔ اُسے تو آسمانی اختیار اور عزت ملی تھی۔ اگر اُسکی خواہش ہوتی تو فرشتے اُسکی خدمت کیلئے آجاتے۔ لیکن اُنکی خاطر اور قوم کی خاطر جن کے وہ رہنما تھے مسیح کی خواہش تھی کہ یہودی حکمران اُس کے کردار کو پہچانیں اور اُس برکت کو حاصل کریں جو اُن کیلئے لایا تھا۔

'میں اپنے باپ کے نام سے آیا اور تم نے مجھے قبول نہ کیا۔ اگر کوئی اور اپنے نام سے آتا تو تم اُسے قبول کرتے۔ مسیح خدا کے اختیار سے آیا، خدا کی شبیہ لے کر تا کہ وہ اُسکا کلام پھیلا کر اُس کو جلال دے۔ پھر بھی اسرائیل کے رہنماؤں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن اگر دوسرے مسیح کا کردار لے کر آتے تا کہ اُنکی عزت ہوتی تو وہ اُنہیں قبول کر لیتے۔ کیوں؟ کیونکہ جو اپنی عزت چاہتا ہے دوسروں میں اپنی سرفرازی کی خواہش رکھتا ہے۔ ایسی درخواستوں کا یہودی جواب دے سکتے تھے۔ مسیح کی تعلیمات اُنکے تصورات کے مطابق نہ تھی۔ وہ روحانی تھی اور خود انکاری چاہتی تھی اسلئے اُنہوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ وہ خدا سے واقف نہ تھے اور مسیح کے ذریعے اُسکی آواز ایک اجنبی کی آواز معلوم ہوتی تھی۔

کیا ہمارے زمانے میں بھی اسکو دہرایا نہیں جا رہا۔ کیا بہت سے جن میں مذہبی رہنما بھی شامل ہیں روح القدس کے خلاف اپنے دلوں کو سخت نہیں کر رہے جس سے خدا کی آواز کو پہچاننا ناممکن ہو گیا ہے؟ کیا وہ خدا کے کلام کو رد نہیں کر رہے تا کہ وہ اپنی روایات کو قائم رکھ سکیں؟

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- مسیح کس اختیار اور کن حقوق کا دعویٰ کرتا تھا؟
2- مسیح اور باپ میں ہمیشہ کیسے تعلقات رہے ہیں؟
3- مسیح میں زندگی دینے والی کونسی طاقت ہے؟
4- یوحنا 39:3 کی تشریح کریں۔
5- مسیح کو مسیحا رد کر کے یہودی قوم کا کیا نتیجہ ہوا؟

سبق نمبر 13 سبت، مارچ 29 ,2025

یسوع بھیڑ کو کھانا کھلاتا ہے

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے اُن سے کہا ان کا جانا ضروری نہیں۔ تم ہی انہیں کھانے کو دو''۔ متی 16:14

اکثر ہم ہچکچاتے ہیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہوتا ہے پورا دینا نہیں چاہتے۔ خرچ کرنے اور دوسروں کیلئے خرچ کرنے کا خوف ہوتا ہے۔ لیکن خدا نے حکم دیا ہے 'تم ہی انہیں کھانے کو دو'۔ اُسکا حکم ایک وعدہ ہے اور اس کے پیچھے وہی طاقت ہے جس نے سمندر کے پاس بھیڑ کو کھلایا تھا۔

اتوار مارچ 23

1- بھوکی روحیں

الف۔ فسح سے پہلے شاگردوں کے علاوہ کون مسیح کے ساتھ گلیل کی جھیل پر گئے؟ یوحنا 1,2:6

....

مسیح اپنے شاگردوں کے سامنے تنہائی کی جگہ پر گیا لیکن اس پُر سکون جگہ کا مزید خاتمہ ہو گیا۔ شاگرد سوچتے تھے کہ وہ ایسی جگہ پر آ گئے جہاں وہ پریشان نہ ہونگے۔ لیکن جیسے ہی بھیڑ الٰہی اُستاد سے جُدا ہوئی وہ پوچھنے لگے وہ کہاں ہے؟ بعض کو معلوم تھا کہ مسیح اور اُس کے شاگرد کس طرف گئے تھے۔ کچھ خشکی کی طرف اُسے ملنے گئے اور دوسروں نے کشتیوں کے ذریعے اُس کا پیچھا کیا۔ فسح قریب تھی اور قرب وجوار سے زائر یروشلیم میں اکٹھے ہو رہے تھے تاکہ مسیح کو دیکھیں۔ تعداد بڑھتی گئی حتٰی کہ خواتین اور بچوں کے علاوہ پانچ ہزار مرد جمع ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ مسیح ساحل پر پہنچتا بھیڑ اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن وہ ایسی جگہ پہنچا جہاں سے لوگ اُسے دیکھ نہ سکتے تھے۔ اُسنے کچھ وقت الگ اپنے شاگردوں کیساتھ گزارا۔

ب۔ جو لوگ جمع ہو رہے تھے اُنکی روحانی حالت بیان کریں۔ مرقس 34:6

....

2- ہماری ضرورتوں کیلئے حفاظت

الف۔ مسیح نے لوگوں کی ضرورت کو کیسے محسوس کیا اور اس موقع پر اُس نے اپنے شاگرد فلپس کے ایمان کو کیسے آزمایا؟ یوحنا 6:6-3

....

مسیح نے بھیڑ کو ایک پہاڑی سے دیکھا اور اُس کا دل ہمدردی سے بے چین ہو گیا۔ اُس کو آرام نہ مل سکا۔ لوگ اکٹھے ہوتے جا رہے تھے اور مسیح اُنکی ضرورت کو محسوس کر رہا تھا۔ اُس کو اُن پر ترس آیا کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی طرح تھے جن کا کوئی چرواہا نہ تھا۔ اپنی تنہائی چھوڑ کر اُس نے ایسی جگہ تلاش کی جہاں سے وہ اُنکی خدمت آسانی سے کر سکے۔ کاہنوں اور حکمرانوں نے اُنکی کوئی مدد نہ کی۔ مسیح نے اُنہیں نجات کا راستہ دکھایا۔

وہ دن لوگوں کیلئے ایسے تھا جیسے آسمان زمین پر اُتر آیا۔ اُنہیں ہوش ہی نہ رہا تھا کہ اُنہوں نے کب سے کچھ کھایا نہ تھا۔ آخر دن گزر گیا۔ سُورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا پھر بھی لوگ وہاں موجود رہے اور وہ بھی کھائے بغیر اور آرام کئے بغیر۔ اُسے بھوک لگی تھی اور تھک چکا تھا۔ اسلئے شاگرد چاہتے تھے کہ وہ کام بند کر دے لیکن وہ بھیڑ کے مطالبہ کی وجہ سے ایسا کر نہ سکا۔

وہ اُنکی روحانی اور جسمانی دونوں ضرورتوں کا خیال رکھتا تھا۔ لوگ تھک چکے تھے بلکہ کمزور سے دکھائی دیتے تھے۔ مائیں بھی موجود تھیں جن کے بازوؤں میں یا گود میں بچے تھے۔ بہت سے گھنٹوں سے کھڑے ہی تھے۔

بہت سے دور دراز جگہوں سے آئے تھے اور صبح سے کچھ نہ کھایا تھا۔ آس پاس کے گاؤں سے وہ کچھ خرید سکتے تھے۔ لیکن مسیح نے فلپس کی طرف متوجہ ہو کر کہا 'تم ہی انہیں کھانے کو دو'۔ فلپس نے جواب دیا ہم کہاں سے روٹیاں خریدیں کہ سب کھا سکیں۔

ب۔ فلپس کا ردِعمل کیا تھا؟ یوحنا 7:6

....

فلپس نے سروں کے سمندر کو دیکھا اور سوچا کہ اتنی بڑی بھیڑ کو کھانا کھلانا ناممکن تھا۔ اُس نے جواب دیا دو سو دینار کی روٹیاں ان کیلئے کافی نہ ہونگی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔

3- جو کچھ دستیاب تھا

الف۔اندریاس نے مسیح کو کیا معلومات فراہم کیں اور پھر مسیح نے شاگردوں کو کیا کرنے کی ہدایت دی؟
یوحنا 6:10-8

....

مسیح نے پوچھا بھیڑ میں سے کتنا کھانا مل سکتا ہے۔اندریاس نے کہا یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں؟ یسوع نے کہا میرے پاس لے آؤ اور سب کو پچاس پچاس یا سوسو کی قطار میں بٹھاؤ اور میرا کام دیکھنے دو۔

ب۔مسیح نے کھانے کو بڑھانے کیلئے کیا قدم اُٹھایا اور ہم اس سے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟
متی 19:4; مرقس 6:41-37; یوحنا 11:6

....

اتنی بھیڑ کیلئے جو ایک لمبے دن کے بعد تھکے ہوئے اور بھوکے تھے یہ خوراک مسیح کی طاقت کو بھی ظاہر کرتی تھی اور یہ بھی کہ اُسے زندگی کی عام ضروریات کا بھی خیال تھا۔نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں سے زندگی کی عیش وعشرت کا وعدہ نہ کیا تھا۔وہ بے شک غریب ہوں لیکن کلام کا وعدہ ہے کہ اُنکی ضرورت پوری ہوگی اور اُسکا وعدہ ہے کہ زمینی چیزوں سے کیا بہتر ہے۔
اس معجزہ میں مسیح نے جو باپ سے حاصل کیا اُسے شاگردوں کو دیا،شاگردوں نے لوگوں کو اور لوگوں نے ایک دوسرے کو۔پس تمام جو مسیح کے ساتھ متحد ہیں وہ اُس سے زندگی کی روٹی حاصل کریں گے اور دوسروں کو بھی دیں گے۔شاگرد، مسیح اور لوگوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔

ج۔ہمیں حقیقی خدمت کا کونسا سبق یاد دلایا گیا ہے؟ یسعیاہ 6:61

....

جو کچھ شاگردوں کے پاس تھا وہ مسیح کے پاس لے آئے لیکن اُس نے اُنہیں کھانے کی دعوت نہ دی۔اُس نے اُنہیں لوگوں میں تقسیم کرنے کو کہا۔مسیح کے ہاتھوں میں بڑھتا ہوا کھانا ختم نہ ہوا۔چھوٹا سا ذخیرہ سب کیلئے کافی تھا۔جب بھیڑ کھانا کھا چکی تو شاگردوں نے مسیح کے ساتھ مل کر آسمان سے مہیا کیا ہوا کھانا کھایا۔

4- شراکت رکھنے کی خوبصورتی

الف۔ بھیڑ کو کھانا کھلانے کے بعد مسیح نے جو ہدایت دی اُس سے ہمیں کیا سیکھنا چاہیے؟ یوحنا 12,13:6

....

جب بچا ہوا کھانا ٹوکریوں میں جمع کیا گیا تو لوگوں نے گھروں میں اپنے دوستوں کے متعلق سوچا۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ کھانا جس پر مسیح نے برکت چاہی اُنہیں دے۔ ٹوکریوں میں بچے ہوئے ٹکڑوں کو آرزومند بھیڑ میں تقسیم کیا گیا اور آس پاس کے علاقوں میں بھی دیا گیا۔

مسیح نے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تا کہ کچھ ضائع نہ ہو۔ یوحنا 12:6 ان الفاظ کا مطلب کھانے کو ٹوکریوں میں ڈالنے سے بھی زیادہ تھا۔ سبق میں دو معنی تھے۔ کسی چیز کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں جسمانی فائدے کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے۔ زمین پر موجود ہر چیز کو جو غریب عوام کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ہو اُسے اکٹھا کیا جائے۔ اسی فکر سے آسمانی کھانے کو روحوں کی ضرورت کیلئے ذخیرہ کیا جائے۔ ہمیں خدا کے ہر لفظ سے زندہ رہنا ہے۔ جو کچھ خدا نے کہا ہے اُسے ضائع نہیں کرنا۔ ہماری ابدی نجات کیلئے ایک لفظ کو بھی رد نہ کیا جائے۔ ایک لفظ بھی بے فائدہ زمین پر نہ گرنے دیا جائے۔

ب۔ اگر کبھی کچھ ناموافق یا ناممکن نظر آتا ہو تو کونسی مسیحی صفت ہے جسکو استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے؟ یسعیاہ 6-8:58; اپطرس 9:4

....

ہر نازک وقت میں ہمیں اس سے مدد حاصل کرنا ہے جس کے حکم کے لامحدود وسائل ہیں۔

جب ہم غریبوں کو، جاہلوں کو اور مصیبت زدہ کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دل پست ہو جاتے ہیں۔ ہم سوال کرتے ہیں، ہماری کمزور طاقت اور کمزور ذرائع کا اس سخت ضرورت کیلئے کیا فائدہ؟ کیا ہمیں کسی بڑی تنظیم کیلئے انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اس کام کو سرانجام دے۔ مسیح کہتا ہے، 'تم انہیں کھانے کو دو'۔ مطلب تمہارا وقت اور لیاقت۔

اگر آپکے ذرائع ہزاروں کو کھلانے کیلئے کافی نہیں، ہو سکتا ہے وہ ایک کیلئے کافی ہوں۔ مسیح کے ہاتھ سے وہ بہتوں کو کھلا سکتے ہیں۔ شاگردوں کی طرح، جو کچھ تمہارے پاس ہے دو۔ مسیح تحفہ کو بڑھا دے گا۔ وہ سادہ انحصار کا اجر دے گا۔ تھوڑا ذخیرہ بڑی دعوت بن جائے گا۔

5- ہمارا خالق اور مہیا کرنے والا

الف۔خدا کی کونسی نمایاں خصوصیت ہمیں کبھی نہیں بھولنی چاہیے؟ زبور 25,26:37; فلپیوں 19:4

....

مسیح کا تھوڑا فضل بھی کافی ہوتا ہے۔خدا اُسے سو گنا بڑھا سکتا ہے۔وہ اپنے ذرائع سے بیابان میں میز بچھا سکتا ہے۔اپنے ہاتھ کے چھونے سے وہ قلیل رسد کو سب کیلئے کافی بنا سکتا ہے۔اُس نے اپنی طاقت سے نبیوں کے بیٹوں کیلئے کھانا بڑھایا۔

جب مسیح نے شاگردوں کو حکم دیا تم ہی انہیں کھانے کو دو، اُنہوں نے جواب دیا ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر ہاں ہم جا کر ان سب لوگوں کیلئے کھانا مول لے آئیں۔ (لوقا 13:9) لیکن یہ ان کیلئے کافی نہ ہوگا۔

خدا کے بچوں کیلئے ہر مدد کیلئے سبق ہے۔جب خدا کوئی کام کرنے کیلئے کہتا ہے تو اُس حکم کی معقولیت کے بارے میں مت پوچھیں یا حکم ماننے کا نتیجہ کیا ہوگا۔اُنکے ہاتھوں میں خوراک کی کمی ہوگی لیکن خدا کے ہاتھوں میں یہ کافی ثابت ہوگی۔

خدا کے ساتھ اُنکا جن کو اُس نے اپنے بیٹے کے خون سے خریدا ہے بہترین رابطہ یہ ہے کہ اُس کے کام کو ترقی دیں۔کلیسیا کی آج یہ بڑی ضرورت ہے۔وہ اپنے ذرائع کی کمی کہہ کر وقت ضائع نہ کریں۔ظاہری طور پر ناموافق حالات نظر آ سکتے ہیں لیکن خدا پر اعتماد سے ذرائع بڑھ جائیں گے۔جو تحفے شکر گزاری اور دُعا سے اُسکے پاس لائے جائیں گے وہ بڑھ جائیں گے جس طرح اُس نے نبیوں کے بیٹوں کیلئے اور پریشان بھیڑ کیلئے خوراک کو بڑھایا۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مسیح کی گفتگو سُننے سے لوگوں کے رویّوں کی تشریح کریں۔
2- خدا نے اُنکی جسمانی ضرورتوں کو کیسے پورا کیا؟
3- جس طرح مسیح نے بھیڑ میں نظم وضبط رکھا اس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟
4- جب کبھی حکم دیا جائے ’’اُنہیں کھانے کو دو‘‘ تو مجھے کیا یاد رکھنا ہے؟
5- وہ اوقات بتائیں جب خدا نے آپکی خصوصی نگہبانی کی ہو۔

First Sabbath Offerings

Sabbath, January 4

Multipurpose Center for Health and Education in Paraguay

Your generous gifts will revive the health and faith of many (see p. 4)

Sabbath, February 1

World Disaster Relief

This offering provides assistance to individuals in areas impacted by disasters, disease, death or challenging circumstances (see p. 25)

Sabbath, March 1

"Children of Character" Education Center

Help to finish construction of a new early education facility for young children in Romania (see p. 46)